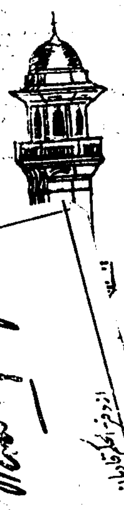
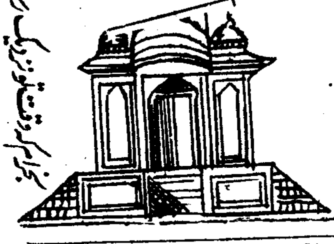
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

انہ اوی القریہ





الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیاں بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

فہرست مضامین

اطلاع اخبار سب خریداران کے نام وقت مقررہ پر دفتر سے روانہ ہوتا ہے جس صاحب کو کوئی پرچہ نہ ملے ان کو چاہئے کہ جو پرچہ نہیں پہنچا وہ پرچہ اخبار کی اگلی اشاعت تک طلب کریں ورنہ بعد مین وہ پرچہ مطلوبہ نہیں ملے گا - منیجر -

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص ومعاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر کے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲

نمبر ۱۳ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۲ - صفر سنہ ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۰

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نیا ظہور

کوہ ویسوویس جو ایک خطرناک آتش خیز پہاڑ اٹلی کا ہے اسکی آتش فشانی اور اسپر زلزلہ نے وہاں غضب ڈھایا جس سے اٹلی بھر مین کہرام مچا ہوا ہے - اسپر مفصل آرٹیکل اگلی اشاعت مین انشاء اللہ ہوگا -

یوم تاتی السماء بدخان مبین ونذیر الاٰخر یومئذ خاشع مصدق کا پورا نظارہ نظر آرہا ہے - پہاڑ مذکور سے تیس تیس میل کے فاصلہ پر جو شہر اور گاؤن ہین وہ اسکے پتھرون کی بارش اور کھولتے ہوئے مادے کی طغیانی سے برباد ہورہے ہین - آسمان دھوان دھار ہورہا ہے - استاد رباز ار بند ہو چکے ہین سبزی کا نام ونشان نظر نہین آتا - رقیق مادہ (لاوا) کی ندی بھی بہ نکلی ہے خود بادشاہ انکی مصیبت زدہ علاقہ مین دورہ کر رہے ہین مگر سفر دشوار ہورہا ہے - نیپلز (جسکے لئے انگریزی مثل ہے کہ مرنے سے پہلے نیپلز ضرور دیکھو) کا بازار مانٹے اولیوٹس تباہ و برباد ہوگیا - ایک گرجا کی چھت گر پڑی جسنے پادریون اور دوسرے لوگون کو خدا اُنکی گود مین آرام کرنے دیا - ۹۷ آدمیون کی نعشین گرجے کے ملبہ سے نکل چکی ہین - خطرناک تباہی آرہی ہے - خدا اپنا رحم کرے

دار الامان کا ہفتہ

(۱) اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے اہل بیت اور خدام خدا کے فضل وکرم سے اچھی طرح ہین -

(۲) حکیم الامۃ کا درس قرآن کریم پھر شروع ہوگیا شروع ہوا اخد کر سکو ں ہمیں کے بیٹیوں وغیرہ ہون -

(۳) افاضل امروہی نے ایک مفید اور عجیب رسالہ لکھا ہے جو گولڑوی کیلئے خصوصًا مفید ہوگا - انشاء اللہ العزیز -

مفتہ زیر اشاعت میں حیدر آباد دکن سے ڈاکٹر ظہور اللہ احمد سول سرجن مع اپنے احباب کے دار الامان حاضر ہوئے اور شرف بیعت سے مشرف ... لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر نور محمد صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور بابو غلام محمد صاحب حاضر ہوئے - ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب بھی تشریف لائے - ڈاکٹر صاحب شاہ پور سے تبدیل ہو کر لاہور آگئے ہین شاہ پور مین ان کی رخصت پر وہاں کے رؤسا اور حکام نے ڈاکٹر صاحب کو ایک پبلک الوداعی جلسہ دیا جس مین ڈاکٹر صاحب کی خدمات اور حسن اخلاق کا خصوصًا اعتراف کیا ڈاکٹر صاحب ایک معقول ترقی پر لاہور آئے ہین (مبارک ہو)

نارووال ضلع سیالکوٹ - بنگہ ضلع جالندھر - اور کئی مقامات سے احباب حاضر ہو کر سعادت اندوز ہوئے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ -

(۵) بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر واپس تشریف لیگئے -

تازہ الہامات ورؤیا

۱۳ - اپریل ۱۹۰۶ء - تاللہ لقد آثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین -

۱۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - رؤیا میں دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے

الہام - زلزلہ آیا زلزلہ آیا

رؤیا - دیکھا زلزلہ آرہا ہے

الہام - انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا -

۱۵ - اپریل ۱۹۰۶ء - رؤیا - عالم رؤیا مین دیکھا کہ ایک سانپ بشکل نگہہ (مرغابی کی قسم کلان) میرا تعاقب کر رہا ہے اسکا میرا کوئی دو تین گز کا فاصلہ ہوگا میں کھڑا ہوگیا وہ بھی کھڑا ہوگیا مینے کہا خدا قاتل تو باد

مرا از دست تو محفوظ دارد

پھر نظارہ بدل گیا مینے دیکھا کہ گویا مین اسپر سوار ہوں اور مینے اس کی گردن کو پکڑا ہوا ہے - مگر چونکہ گردن لمبی تھی اس واسطے اس نے گردن پھیر کر میرے منہ کو کاٹنا چاہا مگر کاٹ نہ سکا اور مینے احتیاطًا اُس کی گردن سر کے قریب سے پکڑلی -

. . . .

. . . .

فرمایا کہ کوئی مخالف پوشیدہ منصوبہ ہمارے خلاف کر رہا ہے جسکا ہمیں علم نہیں - پہلے جو رؤیا تلاشی وغیرہ کے متعلق ہوئی ہے - اور الہام عورت کی چال وغیرہ ہوئے ہیں وہ اسی سے متعلق معلوم ہوتے ہین مگر خدا تعالےٰ اپنی نصرت ظاہر کرے گا - اور اسے نامراد اور مخذول کرے گا -

۱۶ - اپریل ۱۹۰۶ء - رؤیا مین مولوی عبد الکریم صاحب کو دیکھا گویا زندہ ہوگئے ہین - مینے پوچھا زخمون کا کیا حال ہے تو کہا کہ سب اچھے ہوگئے - اسپر خواب مین بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ یہ احیاء موتی ہے پھر خواب ہی میں خیال گذر رہا ہے کہ خواب نہ ہو مگر بہت سے لوگ جمع ہین اور سب جاگتے ہین فرمایا خدا کوئی عجیب کام دکھائیگا - اور کسی مردہ کام کو زندہ کرے گا -

الہام - انی حفیظک - یعنی میں تیری حفاظت کروں گا

اہلحدیث امرتسری سے استفسار

قبل ازیں ہم نے ثناء اللہ امرتسری کو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲- جنوری ۱۹۰۶ء کے سوال نمبر ۴ کے جوابات بغرض تحریر جواب مجواب بھیجدیا تھا- جنکو آج تک فاضل صاحب نے ہضم کر کے ڈکار تک لیا- اب پھر ہم امرتسری ٹھیکہ داری مطالبہ اس مضمون کے جواب کا کرتے ہیں- اور دو امور اور استفسار پیش کرتے ہیں- دیکھیں کہ ایمانداری سے اسکا بھی کوئی جواب دیتے ہیں یا حسب عادت خود دم سادھ لیتے ہیں-

سنئے- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۴ پر یہہ تحریر فرمایا تھا کہ "میں نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جسمیں وہ یہہ درخواست کرتا ہے کہ میں اسطور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے" انتہی بقدر الحاجۃ صفحہ ۱۴ سطر ۸- پہر آگے چلکر تحریر فرمایا ہے "اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں- پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وہ ایسا چیلنج دیں بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے کیونکہ انکا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے" صفحہ ۱۴ سطر "مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزمالیں انکو غلام دستگیر سے کیا کام" "کیونکہ وہ خود ہی اس کے لئے مستعدی بھی ظاہر کرتے ہیں" صفحہ ۱۵ اور صفحہ ۲۳ سطر میں یہ پیشگوئی بھی درج فرمادی ہے کہ " (۲) اگر اس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ (ثناء اللہ) پہلے مرینگے"

یہہ عبارات صاف طور پر ہمارا مدعا و مطلب بیان کر رہی ہیں کہ- حضرت اقدسؑ نے لوگوں کی زبانی بھی سنا ہے کہ ثناء اللہ ایسے مباہلہ کیلئے مستعد ہے- اور خود ثناء اللہ کے دستخطی تحریر بھی ملاحظہ فرمائی ہے کہ وہ ایسے مقابلہ کے واسطے طیار ہے- نیز یہ بھی ان سے صاف عیان ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بڑی فراخ حوصلگی سے ایسے مقابلہ کو منظور فرمالیا ہے- اور ثناء اللہ کو اجازت بھی دیدی ہے کہ وہ ضرور ایسے میدان میں نکلے- اور یہ بھی علے الاعلان فرمادیا ہے کہ اگر ثناء اللہ اس چیلنج پر آمادہ ہوگیا تو ضرور پہلے مرجائے گا- اب اس کا جواب بصورت اقرار مندرجہ ذیل ہونا چاہئے تھا- کہ بیشک میں (ثناء اللہ) اس مقابلہ کیواسطے طیار ہوں اور اشتہار حسب تصریح مندرجہ صفحہ ۱۵- اعجاز احمدی شائع کرتا ہوں- اور بصورت انکار یہ جواب ہوتا- (۱) کہ میں نے آجتک کبھی ایسا ارادہ ظاہر نہیں کیا نہ کسی کے سامنے یہ ذکر آیا مرزا صاحب نے کس سے سنا ہے اوس کا نام بتلادیں ورنہ یہ غلط بیانی تصور ہوگی-

(۲) میری کوئی تحریر دستخطی نہیں ہے جسمیں میں نے ایسے مقابلہ کے واسطے مستعدی دکہلائی ہو اگر میری ایسی تحریر ہے تو مرزا صاحب پیش کریں- ورنہ یہ بھی جھوٹ سمجھا جاوے گا- مگر آپ کے الہامات مرزا کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آپ نے ان دونوں میں سے کوئی جواب نہیں دیا جس سے یہ ثابت ہوگیا کہ بیشک اشاعت اعجاز احمدی سے پہلے آپ نے یاروں میں یہ ڈینگ بھی ضرور ماری تھی کہ میں مرزا سے مباہلہ کرنے کو طیار ہوں اور تحریر بھی کردی تھی کہ میں ایسا مقابلہ کرونگا- مگر جب سر پہ آ برسی "تو زمین دیکھکر دیکھکر فارسی بھولتی" لگے بغلیں جہانکنے- اور جواب جو دیا وہ ایسا دیا کہ پورا نمونہ بجزانیوں کی چال کا دکھلادیا- اور حق کے رعب سے حواس باختہ ہوکر ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

کا سا جواب دیا-

آپ فرماتے ہیں "نمبر دوئم کا جواب اسکے سوا کیا ہے- کہ ماتدری نفس بای ارض تموت- (کسی نفس کو معلوم نہیں کہ کونسی زمین میں مرے گا)" الہامات صفحہ ۸۵

سبحان اللہ کیا فہم عالی ہے اور کیا آمد طبیعت ہے اس فضیلت کی پگڑی کے قربان جائیے جسکے نیچے ایسا دماغ دبا ہوا ہے- ذرا فاضل صاحب سمجھا دیں تو سہی کہ یہ جواب مرزا صاحب کے کون سے فقرہ کا ہے؟ کیا حضرت اقدس نے کہیں یہ لکھا تہا کہ ثناء اللہ آریہ سماج قادیان یا مقام قدین مریگا- جسکے جواب میں آپ نے یہہ لکھ مارا کہ کوئی نفس نہیں جانتا کونسی زمین میں مریگا- مرد خدا کیوں مولویت اور فضیلت کی بہی مٹی ذلیل کر رہی ہے- کچھہ تو سوچ سمجھکر زبان سے نکالا کرو- اور دیکھو تو لیا کرو کہ ہم نے کس سوال کا جواب دیا ہے- اسکو کچھ سوال سے مناسبت بہی ہے یا نہیں- مگر سمجھے کون- یہاں تو حق کی مخالفت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے- اوسمیں کوتاہی ہوئی تو گھاٹا پڑجائے گا-

شیم - شیم - شیم

پہر جبکہ اسکا جواب ماتدری نفس بای ارض تموت کے سوا اور کچھہ تہا ہی نہیں تو دوسرے جواب کے لئے کیوں کاغذ اور سیاہی کا ناس کرکے اپنا اعمال نامہ سیاہ کرلیا- اور دوسرے جواب کو باعث عزت بہی اپنے لئے قرار دے لیا- ؎

رہا میں ہا مثال نیش کژدم
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

آپ نے باوجود حصر کے جو لفظ سوا سے ترشح ہوتا ہے- بصورت انکار یہہ جواب دیا ہے- "چونکہ یہہ خاکسار نہ واقع میں اور نہ آپ کی طرح نبی- یا رسول- یا ابن اللہ- یا الہامی ہے- اسلئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کرسکتا..... میں افسوس کرسکتا ہوں کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں اور یہہ عدم جرأت میرے لئے عزت ہے ذلت نہیں" الہامات صفحہ ۸۵

کیوں نہ ہوکا ذب کو ایسی جرأت ہو کب سکتی ہے کہ صادق کے مقابلہ میں کہڑا ہو جاوے اوسکو اپنی موت نظر آتی ہے- جسکا خوف اوسکی کمر توڑ دیتا ہے اور اوسکو یقین ہوتا ہے کہ ؎

گر مقابل آیا تو مارا گیا
اور اگر بہاگا تو پہٹکارا گیا

یہہ عدم جرأت معلوم نہیں ثناء اللہ کیلئے باعث عزت کن معنوں میں ہے- آیا اسوجہ سے کہ مرزا صاحب علیہ السلام معاذ اللہ باوجود امرتسری کے علم و یقین و ایمان کے رو سے کذاب اور دجال ہیں اور خود بدولت ناصر دین اسلام اور صادق- مومن- عامل بالحدیث ہیں- اسلئے بہلا ایسے کٹے مومن اور صادق کی کیا شامت آئی ہے جو ایک کافر اکفر کاذب کے ساتھ مباہلہ و مقابلہ کی جرأت کرکے جان کو کہو بیٹھے- یہ جرأت تو ہمیشہ اون کافروں کو ہی ہوا کرتی ہے جو مولویوں کے بنائے ہوئے کافر ہوتے ہیں- نہ بزدل ملانوں شکم کے بندوں ضعیف الایمانوں کو جنکو خدا پر نہ قرآن پر یقین ہوتا ہے- کہ باوجود وعدہ ہائے خداوندی-

انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد

الجزو ۲۴ ع ۱۱ یعنی ہم ضرور ضرور مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بہی اور قیامت کے دن بہی- وحقا علینا نصر المومنین- اور مومنوں کی نصرت کرنا ہمپر حق ہے- اور لن یجعل اللہ للکفرین علے المومنین سبیلا- ہرگز ہرگز خدا مومنوں پر کافروں کو غالب نہیں کرے گا- اون کو ایمان نہیں ہوتا اگر ہم صادق ہیں اور مومن اور ہمارا رقیب ہمارے خیال سے کاذب اور کافر ہے تو خدا ہمارا ناصر اور مددگار ہوگا- اور رقیب ہمپر غالب نہ ہوسکے گا- ورنہ عدم جرأت کیوجہ کیا ہے- ذرا مولوی فاضل اس عدم جرأت کی معقول وجہ بیان کرکے قرآن و حدیث سے ثابت تو کریں کہ یہ عدم جرأت باعث عزت ہے! ورنہ ذلت تو ایسی ہوگی جسکو وہ یاد ہی رکہینگے-

یا یہہ عدم جرأت آپکے لئے باعث عزت اس لئے ہے- کہ آپ کے ہم خیال نصاریٰ نجران نے بہی آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں جرأت نہیں کی تہی- اون کے قدم بقدم آپ نے بہی ویسا ہی کر دکہایا اون کی قوم میں یہ عدم جرأت شاید باعث عزت ہوتی ہو آپکی قوم میں بہی یہہ عدم جرأت باعث عزت ہوگئی ہو- نہیں تو مہربانی فرماکر فاضل امرتسری بتلادیں کہ آپ کی عدم جرأت تو ایک مامور من اللہ کے مقابلہ میں باعث عزت آپ کے لئے ہوجاوے اور نجرانیوں کی عدم جرأت ایک مامور من اللہ کے مقابلہ میں موجب ذلت قرار پاوے یہہ ترجیح بلا مرجح کس معیار سے صحیح و درست ہوسکتی ہے- اور آپ کو نصاریٰ نجران پر کونسی فضیلت حاصل ہے کہ ایک فعل آپکو معزز بنادے اور وہی فعل نجرانیوں کو ذلیل کردے؟ اسکا جواب ذرا سوچ سمجھکر اور قلم کو روک تمام کر دل کو ٹہراکر صلاح و مشورہ کرکے تحریر فرمادیں- کیونکہ میں نے انشاء اللہ تمہارے جواب آنے پر اسپر پوری تسلی بخش اور سیر کن بحث کرنی ہے!

مضمون مندرجہ المنصور کا جواب بہی جلد شائع کروا اور مضمون ہذا کا بہی- اس کے بعد آپ کی اخبار ۶ اپریل ۱۹۰۶ء میں جو دجال نے دجل کیا ہے سہسوانی اور تمہارا دونوں کا دجل کہولکر پبلک کے سامنے پیش کیا جائیگا- فانتظروا-

دفیمہ نیاز عاجز قاسم علی احمدی غلامان غلام مسیح موعود علیہ السلام سکرٹری انجمن احمدیہ از دہلی نزد حاجی بیرم خان ترکمان منڈی- پہول کی-
۱۳- اپریل ۱۹۰۶ء

مراسلت

دفتر الحکم میں اب ایسی کثرت سے مراسلات آنی شروع ہوئی ہیں کہ انکا اندراج اخبار میں یکدفعہ ہونا مشکل ہو رہا ہے - اسلئے بعض مراسلات دیر بعد شائع ہوتی ہیں مجھے یہ دیکھکر خوشی ہوئی ہے کہ ایک وقت تھا کہ کوئی بھی قلم اٹھانے کی جرأت نکرتا تھا (الاماشاء اللہ) مگر اب الحکم اپنے ناظرین اور قوم میں اخبار بینی کے ساتھ اخبار نویسی کا مذاق پیدا کرنے کے قابل ہو گیا اور بہت تنگ پردوں سے گذر کر بعض مستورات تک اعلیٰ خیالات ظاہر کرنے لگی ہیں چنانچہ آج کی مراسلت میں بھی پہلا مضمون ایک شریف زادی ہی کا ہے جو جالندھر کے ایک رسالہ پر برنگ ریویو ہے امید ہے کہ اس قسم کا سلسلہ لوگوں کو قلم سے کام لینے کی تحریک کرے گا - ایڈیٹر -

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میرے مکرم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جو آپ نے میرے ناقابل مضمون کو اپنے اخبار صداقت آثار میں جگہ دیکر ممنون اور مشکور فرمایا ہے میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتی کہ آپ جیسے مکرم محترم محسن کا شکریہ ادا کروں میری تو یہی دعا ہے کہ خدا آپ کو دین، اور دنیا میں عزت دے کیونکہ اب کچھ تھوڑے سے پراگندہ خیالات کو ظاہر کرنا چاہتی ہوں - امید ہے کہ ان چند سطور کو کسی نہ کسی کونے میں جگہ مل جاوے گی - آج میرے پاس مفتی سید عبد القیوم صاحب کا رسالہ اسلام پہنچا - دیکھتے دیکھتے میری نظر صفحہ نمبر ۵۳ کی عربی عبارت پر جا پڑی مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں " کہ جو شخص قتل اور ایذا رسانی کی دھمکی سے مجبور کیا جاوے اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو تو جان بچانے کے لئے کفر کی بات کہہ ڈالے تو کچھ گناہ نہیں" کہنے کو تو مفتی صاحب ہیں مگر فتویٰ اسلام کے خلاف دیا ہے - میں پوچھتی ہوں کہ کتنے اکابران دین نے مفتی صاحب کے قول پر عمل کیا ہے - مگر ہرگز کوئی بھی ایسی نظیر نہیں ملیگی - کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ انہوں نے اپنے پاک دین کو ناٹک بنا رکھا تھا - اور ایذا رسانی کی دھمکی سے اپنے پاک دین سے انکار کر لیا تھا - قرآن کریم بتلاتا ہے کہ جب فرعون نے ساحروں کو کہا کہ تم مجھ سے بے پوچھے ایمان لے آئے ہو - دیکھو میں تمہیں کیسی سزا دیتا ہوں - تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر تمہیں سولی چڑھاتا ہوں - مگر انہوں نے جواب دیا کہ جو تو کرنے والا ہے کر گذر بہت کرے گا - تو جان سے مار دے گا یہہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم نورِ حق دیکھکر پھر ظلمت میں آجاویں - مگر انہوں نے بقول مفتی صاحب یہ تو نہ کہا کہ ہم اسوقت تھوڑی دیر کے واسطے کافر ہو جاتے ہیں - پھر ایمان لے آئینگے - مومن تو وہی کہلا سکتا ہے - جو جان کو ایمان کے سامنے ہیچ سمجھے اور امتحان کیوقت ثابت قدمی دکھلائے - خداوند کریم قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہم آزماتے ہیں تمکو مال اور اولاد اور جان کے نقصان سے پس جو کوئی صبر کرے اور محض للہ مصیبتیں جھیلے تو ہم اسکو نعمتیں غیر مترقبہ عنایت کرینگے مفتی صاحب اگر اسلام ایسا بودا اور کمزور ہوتا تو کبھی مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک نہ پھیلتا -

جب رسول خدا کی چاروں طرف سے مخالفت ہوتی تھی بلکہ کئی دفعہ جان پر بھی آبنی تھی - مگر آنحضرت کبھی ایک لمحہ کیواسطے ایسے خیالات دل میں نہ لائے کہ اب میری جان جانے کا خطرہ ہے - نہیں انہوں نے اپنے جان اور مال کو اپنے پاک مذہب پر قربان کیا ہوا تھا اور اسکو اپنے اسلام پاک کے آگے ہیچ سمجھتے تھے - کیا ہمیں اپنے ہادی برحق کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے جن کو سخت سے سخت اذیتیں دی گئیں - اور (معاذ اللہ) جھوٹا ساحر اور فریبی کہا گیا - مگر اس بہادر عرب کی ہمت میں سرِ مو فرق نہ آیا - اور اپنے کام میں ہر وقت کوشاں رہا - کیا ہمیں اس حبیب خدا کے حکم کی تعمیل نہیں کرنی چاہیئے جو فرمایا گیا کہ جتنی تم پر اسلام کی بدولت مصیبتیں پڑیں اٹھاؤ - تو خدا تمہیں نیک اجر دیگا - یا کہ مفتی صاحب کے رسالہ اسلام کی جو اپنے پاک دین کو ایک ناٹک بنا رہا ہے - حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کیوں نہ مفتی صاحب کے قول پر عمل کیا جب کافر انکو نہایت سخت عذاب دیتے تھے مگر انہوں نے کبھی ایک دفعہ بھی نہ کہا کہ میں تمہاری بات مان جاتا ہوں نہیں مگر ان کے دل میں نورِ حق چمک رہا تھا وہ کیسے اس طرح کہتے اور کئی بزرگ گذرے جنہوں نے اپنی جانیں اسلام پر قربان کر دی ہیں - ہمارے سید الشہدا پیرزادہ سید عبد اللطیف صاحب کو جس وقت آہنی طوق پہنا کر جیل خانہ میں بند کیا گیا تو کئی دفعہ امیر حبیب اللہ خان نے خود جا کر کہا کہ تم احمدی ہونے سے انکار کر جاؤ مگر انہوں نے ایک نہ مانی پھر انکو سنگسار کرنے کا مولویوں نے فتویٰ دیا تو امیر صاحب نے ہر چند چاہا کہ کسی صورت پیر صاحب ایک لمحہ کیواسطے اس بات پر رضامند ہو جاویں اور مولویوں کے سامنے احمدی ہونے کا انکار کر دیں پھر خواہ اپنا ہی مذہب کہیں اور جسوقت لوگ ہاتھوں میں پتھر لئے کھڑے تھے تو امیر صاحب ان کے کان میں کہہ رہے تھے کہ خدا را اپنی جان پر رحم کرو اور مولوی صاحبان کے سامنے احمدی ہونے کا انکار کر دو - مگر اس باہمت مومن نے یہ جواب دیا کہ میں منافق ہونا نہیں چاہتا - میں کبھی روشنی دیکھکر تاریکی میں نہیں جانے کا - یہ ہے مرزا صاحب کے مریدوں میں سب سے پہلے مذہب پر جان فدا کرنے والا - اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا - یہ شخص تھا جس نے ایمان کے آگے اپنی جان کی پروا نہ کی - اب سید عبد القیوم صاحب کا مذہب ہے کہ جھٹ کوئی اذیت پہونچی تو مذہب سے انکار کر لیا - یہ ہیں جو حامیان اسلام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں - اخیر میں سید صاحب لکھتے ہیں " کہ ہم نے اس رسالہ کو ہر طرح مکمل کر دیا ہے اس سے فائدہ اٹھانا پبلک کا کام ہے ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ اس رسالہ کا انگریزی میں ترجمہ کر کے جاپان اور امریکہ اور دیگران مشہور مقامات میں جہاں آجکل مذہبی تحقیقات کا بازار گرم ہے اور برحق مذہب کے انتظار میں لوگوں کی آنکھیں برسرِ راہ ہیں وہاں اس رسالہ کو مفت تقسیم کیا جاوے " اب آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ یہی رسالہ اسلام جس نے مذہب کو ایک کھیل بنا رکھا ہے - اور اجازت دیتا ہے کہ جان کا خوف ہو خواہ دھمکی ہو جھٹ اپنے پاک مذہب سے انکار کر لینا کچھ گناہ نہیں - جاپان اور امریکہ میں جا کر ان عقل کے پتلوں پر جو بال کی کھال کھینچتے ہیں اور جنہوں نے اپنے جھوٹے مذہب کے پھیلانے کیواسطے ہزاروں بلکہ لاکھوں جانیں قربان کر دی ہیں ان پر یہ بودا اور کمزور رسالہ کیا اثر ڈالیگا - ایسے ملکوں میں ہمارے ریویو آف ریلیجنز جیسا زبردست اور اسلام کی خوبیاں ظاہر کرنیوالا جو سب صفتوں سے متصف ہے جانا چاہیئے ہمارے مولوی صاحب اس شعر کا مصداق بن رہے ہیں ؎

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

مفتی صاحب برائے مہربانی اس رسالہ میں ذرا سوچ سمجھ کر لکھا کیجئے - ورنہ یہ رسالہ تو اسلام کیواسطے باعث ننگ و عار ہے -

راقمہ بنت مولا بخش

مجھے کچھ ضرورت نہ تھی کہ میں اس رسالہ پر کچھ لکھتی - مگر چونکہ اس کا نام رسالہ اسلام رکھا گیا ہے - اور جیسا اسلام کا لگاؤ مردوں سے ہے ویسا ہی عورتوں سے بھی ہے - تو پھر لازمی ہوا کہ میں اپنے پراگندہ خیالات کو ظاہر کروں +

حضرت مرزا صاحب کی دعا سے ایک مردہ کا زندہ ہونا

مکرمی شیخ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مہربانی کرکے یہ چند سطر درج اخبار کر کے ممنون فرماویں - یہہ احقر ماہ فروری ۱۹۰۶ء میں سخت بیمار ہوا - مجھے جو مرض تھا اسکو ڈاکٹر صاحب نے نمونیا تجویز کیا تھا ایک اسی پر نہ گذری بلکہ اس کے ساتھ مجھے سرسام ہو گیا ان ہر دو امراض نے مجھے وہ تکلیف دی کہ میرے کل لواحقین اور وہ اشخاص جنکو مجھ سے کچھ محبت تھی میری زیست سے مایوس ہو چکے تھے اور میرے والدین پر میری بیماری کا جو اثر تھا اسکو ایک صاحب اولاد خوب جانتا ہے خیر میرے والد نے حضرت اقدس مرزا صاحب کو ایک خط میری دعائے صحت کے لئے تحریر کیا - اسپر حضور انور نے جواب عنایت فرمایا کہ ہم دعا کرینگے - جسدن یہ خط ملا اسی دن رات کو مجھے قریب دو بجے حضرت اقدس میرے سرہانے رونق افروز نظر آئے - آپ حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ کا فضل ہو گیا - تین یوم بعد میری حالت کسی وجہ سے سخت ابتر ہو گئی اسدن رات کو میں دیکھتا ہوں کہ حضرت اقدس اور ایک بزرگ نورانی آپکے برابر نورانی کرسیوں پر میرے سرہانے رونق افروز ہیں اور ایک شخص سیاہ رنگ یک چشم جسکی ڈراؤنی شکل تھی میری پائنتی پر بیٹھا ہے اور کچھ پڑھ رہا ہے اور مجھے تکلیف دینی چاہتا ہے حضرت اقدس نے اسکو کئی مرتبہ تکلیف دینے سے منع کیا مگر وہ نہ مانا اسپر آپ جوش میں آئے اور اسکو زور کی آواز میں فرمایا - او دجال تجھکو ہم کئی مرتبہ منع کر چکے ہیں اور تو باز نہیں آتا تو اس مریض کا کیا کر سکتا ہے خدا ہماری دعا ضرور قبول کرے گا اور اس مریض کو ضرور صحت ہوگی - اسکے بعد آپنے دعا فرمائی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ صدقہ دو - میں نے اس خواب کا ذکر اپنے والد سے کیا - یہ سنکر میرے والد نے ایک بکرا قربانی کر دیا اور اسکے بعد میری حالت درست ہونی شروع ہوئی - اسکے دوسرے دن بعد حضرت اقدس پھر خواب میں نظر آئے اور فرمایا اب صحت ہو گئی - تیسرے دن آپ پھر نظر آئے اور فرمایا کہ ان کپڑوں کو اتار کر پھینک دو - خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں گذشتہ جمعہ کو غسل صحت کر چکا ہوں اور یہ میرا بیان بالکل صحیح ہے اگر اسپر مخالفین ایمان نہ لاویں تو انپر خدا کی لعنت ہو اور اگر اسمیں میں نے کچھ افترا کیا ہو تو مجھپر بھی - اب میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ جماعت مخالفین [illegible] اب ان کا مسیحی معجزہ پر جسکو میری بیماری سے تعلق تھا کیا رائے قائم

دہلی میں کسر صلیب

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اس امر کا جواب کہ ہر ایک دعا کا انجیل کی [illegible] ضروری نہیں قابل سماعت نہیں - اسجگہ نہ تو [illegible] یہ دعوی کیا تہا کہ ہر ایک دعا کا قبول ہونا ضروری ہے - نہ اسکی بیان پر گفتگو تہی - یہان پر تو صرف ایک [illegible] دعا کا بیان تہا - جسکی قبولیت کا اقرار زبور و [illegible] عبرانیون میں موجود تہا اور آپ بہی قبولیت کا اقرار کرتے رہے - آپکے اکبر مسیح نے رسالہ [illegible] میں قبولیت دعا کا اقرار کیا ہے - [illegible] عماد الدین و مارٹن کلارک نے بہی قبولیت دعا [illegible] تفسیر انجیل متی کے صفحہ ۳۶۴ میں اقرار کیا ہے - پہر آپ کا اقرار کے بعد انکار سوائے جنون [illegible] مخبوط الحواسی کے یا ایمان کے بعد کفر کے کیا [illegible] ہو سکتا ہے - براہ مہربانی آپ پہلے اس [illegible] کر زبور ۲۲ میں جو لکہا ہے کر تو نے [illegible] بچا لیا اور عبرانیون مین لکہا ہے [illegible] دعا اوس کی پیالہ والی قبول ہو گئی - اور [illegible] مسیح و مارٹن کلارک و عماد الدین بہی لکہتے [illegible] کرده دعا اوسکی قبول ہو گئی - یہہ سب سچ ہیں [illegible] - اگر یہ سچ ہیں تو تمہارے کاذب ہونے [illegible] کسی دلیل کی ضرورت نہیں - اور اگر تم سچے ہو [illegible] کذب کا کچہہ علاج نہیں -

[illegible] از رقیبان دامن کشان گذشتی
[illegible] خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

ہمارا حرف بہی ایک دلیل یہی ہے جو ہمکو [illegible] - مگر نہیں ہم اس دلیل کا اقرار انشاء اللہ [illegible] زبان سے کر کے چہوڑینگے - اگر انصافا [illegible] ضرورت باقی نہیں ہی کہ ہم آپ کے ساتھ اس دلیل میں مزید گفتگو کریں کیونکہ حاضرین جلسہ نے تمہارے اوپر ہماری ڈگری کر دی ہے - مگر میں پہر آپ سے پوچہتا ہون کہ اس جلسہ میں عام دعاؤن کا ذکر ہے یا خاص مسیح کی ایک دعا کا جو پیالہ ٹلنے کے واسطے خدا سے مانگی تہی - آپکو [illegible] ماننا پڑیگا کہ خاص پیالہ والی دعا کا ذکر ہے - جبکہ ایسا ہے تو پہر بتلائیے عبرانیون [illegible] میں کسی) اور دعا کی قبولیت کا ذکر ہے یا [illegible] پیالہ ٹلنے والی دعا کی قبولیت کا - یہان [illegible] کو انکار کی گنجائش نہیں - کیونکہ عبرانیون میں صاف لکہا ہے کہ جب جسم میں مسیح تہا تو نہایت [illegible] الحاح و زاری سے روئے اوس سے کہ جو اوسکو موت سے چہڑا سکے پہ قادر تہا دعا مانگی [illegible]

یہہ معلوم ہو گیا کہ وہی پیالہ والی دعا کی بابت یہہ لکہا ہے - ورنہ اور کوئی دعا تو انجیل میں سے نکالکر بتلاؤ جس میں اوسکا رونا چیخنا گڑگڑا کر دعا مانگنا [illegible] سے رہائی کے واسطے لکہا ہو - مہربانی فرماکر [illegible] تقریر میں آپ اسکا جواب دیں اور ضرور دیں [illegible] آپ کا یہہ فرمانا کہ اس دعا کے قبول ہونے کا بیان کسی انجیل میں نہیں ہے - مگر عبرانیون ۵ میں صرف یہ لکہا ہے کہ وہ دعا اوسکی سنی گئی - اور اسکا مطلب صاف ہے کہ سننا اور چیز ہے قبول ہونا اور چیز - یعنے مسیح نے دعا مانگی خدا نے سن لی - نہ کہ قبول ہی کر لی - ہم جب کوئی کلام یا دعا کرتے ہیں اوسی وقت خدا اوسکو سن لیتا ہے -

اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو دعا کیواسطے جب سن لینا بیان کیا جاتا ہے تو اس سے مراد ہمیشہ قبولیت دعا سے ہوتی ہے - یہ نہیں کہ سنکر داخل دفتر کر دی گئی - جب کوئی شخص کہے گا کہ خدا نے میری سنی تو اسکا مطلب سوائے اسکے اور کچہہ نہیں ہوتا کہ خدا نے میری دعا قبول کر لی - اگر محض سننے سے یہ مراد ہے کہ جیسے تم اسوقت یون رہے ہو اور سب سن رہے ہیں تو اس سے مسیح کے لئے کون خصوصیت اور عزت نکلی ایسے تو ہر ایک کافر و فاسق کی بہی خدا بات سنتا ہے - کیونکہ وہ سمیع ہے ماسوا اسکے میں آپ کو انجیل میں دکہلاتا ہون کہ وہان محض سنی گئی نہیں لکہا بلکہ قبول ہو گئی لکہا ہے - آپکو الفاظ پر ہی اگر فیصلہ منظور ہے تو خدا نے الفاظ ہی آپ کے عذر توڑنے کو قبولیت کے لکہوا دئے ہیں - دیکہو عہدنامہ جدید مطبوعہ لندن ۱۸۴۷ء بزبان فارسی عبرانیون ۵ میں یہہ عبارت درج ہے "او چون در ایامے کہ در جسم بود دعا و نیاز را نزد آنکس کہ بر رہانیدنش از مرگ قادر بود با فریاد شدید و اشکہا مے نمود و بسبب عبادتش مستجاب شد"

کہو اے حاضرین اب بہی اعجاز مسیحائی کے ماننے میں کوئی کلام ہے - اب بہی احمد مسیح کے پیالہ نوشی میں کچہہ کسر رہ گئی ہے - اب بہی اگر احمد مسیح نہ مانیں تو علاوہ تصور بینائی کے بے ایمانی ہی ہے - اسجگہ یہہ کہکر میں نے مندرجہ ذیل نظم پڑہی -

نہیں گر مانتے ہو تم خدا منوائے گا آخر
خدا اس اپنے بندہ کی مدد فرمائے گا آخر
نہیں گر باز آتے تم خلاف حق سے اے واعظ
تمہارا جو نفاق ہے وہ تمپر آئے گا آخر
نہ سمجہو گے اگر اسوقت تم شان مسیحائی
تو پہر یہ یاد رکہنا تم سے سمجہا جائیگا آخر
نصیحت دوستانہ ہے سنو عیسائیو میری
نہیں مانیگا جو اسکو وہی پچہتائیگا آخر
بہلا کیا بے نتیجہ ہے یہہ میرا گفتگو کرنا
یہہ امر حق ہے سن رکہو نتیجہ لائیگا آخر
دلائل ہیں سے دعوے کے تو کچہہ نہیں اگرچہ [illegible]
[illegible] کا بیان بہی آئے گا آخر
[illegible] جس سے سلیم الطبع لوگون کی
جو اوسکو ٹالنا چاہے وہی ٹل جائے گا آخر
بہت عیسائیون کا کبر حق اوسوقت توڑیگا
[illegible] وہی بخشا جائے گا آخر
[illegible] یہ احمدی میدان مارینگا
[illegible] خوف سے کانپیگا دشمن اور ہاریگا

اسکے بعد تمام اہل جلسہ نے یہہ فیصلہ دیا کہ احمد مسیح ہار گیا اور تمہاری دلیل اول یعنی دعا والی کا کچہہ جواب نہیں دے سکا - اب دوسری دلیل پیش کی جاوے - مگر احمد مسیح نے اوٹہکر اب اور ذلت اوٹہانیکے واسطے مندرجہ ذیل بیان کیا -

صاحبو سید صاحب کا بار بار پیالہ پر زور دینا اور یہہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ وہ پیالہ لعنتی موت کا پیالہ تہا اوس کے ٹلنے کی دعا مسیح نے مانگی اور وہ قبول ہو گئی یہہ صحیح نہیں ہے - بلکہ وہ پیالہ کیا تہا وہ صرف صلیب تہی اور اوس کے اندر موت بہری ہوئی تہی - صلیبی موت سے اگر مسیح بچ گیا تو کیا ہوا وہ پیالہ تو اوسکو تلچہٹ تک پینا پڑا - یعنی صلیب کی تکلیف اوٹہائی - زخم لگے - ساری سختیان جہیلین - پہر وہ پیالہ ٹلا کیا وہ تو اوسکو پینا ہی پڑا - اور سید صاحب بہی اوسکو کالمقتول مانتے ہیں تو پہر یہ دعا کیا قبول ہوئی؟ اور کالمقتول جبکہ ہو گیا تو یہی تو اوسکے مرنے کی دلیل ہے - کہ ایسا مردہ سا ہوا جس کو کوئی بہی نہ پہچان سکا - جبکہ سید صاحب کو صلیب پر چڑہائے جانے کا اقرار ہے کہ مسیح ہی صلیب پر چڑہایا گیا تو ضرور مرنے کا بہی اقرار کرنا چاہئے کیونکہ کالمقتول تو صرف مرزا صاحب کا الہام ہے - تاریخ ابو الفدا میں مورخ نے لکہا ہے کہ مسیح کی نعش چہہ گہنٹہ تک صلیب پر لٹکتی رہی - اور قبر بہی موجود ہے - جبکہ نہیں مرا تہا تو قبر کہان سے آگئی - یسعیاہ نبی ۵۳ باب میں لکہا ہے کہ وہ زندون کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا اور متی مرقس لوقا یوحنا میں لکہا ہے کہ وہ اپنے قتل ہونے کی پیشگوئی کرتا رہا اور تیسرے دن جی اوٹہنے کی - پہر کونسی دلیل سے ثابت ہو سکتا ہے کہ مردہ نہیں تہا مردہ سا تہا - اس تقریر کو معہ حضرت اقدس کی مخالفت کے لمبی چوڑی طور پر بیان کیا - اور عبد اللہ آتہم کی پیشگوئی اور زلزلہ کی پیشگوئی کی مخالفت کر کے کچہہ وقت پورا کیا -

اس کے جواب میں میں نے اول یہ نظم پڑہی -

احمد مسیح تم ذرا شرماؤ تو سہی
کچہہ اپنے دل میں خوف خدا لاؤ تو سہی
ہاتہ سے ہو منہ کی [illegible] ہو جہوٹے جہان میں
سولی چڑہا کے عیسی کو مرواؤ تو سہی
گر قتل ہو گیا تہا مسیحا صلیب پر
جہوٹا بہی ذرا اوسے ٹہراؤ تو سہی
ورنہ بتاؤ کسطرح سچا نبی ہے وہ
توریت کو بہارے سے پڑہواؤ تو سہی
اتنی ہی کیا سمجہ نہیں عیسائیو! تمہیں
ظاہر دلیل دیکہہ کے گہبراؤ تو سہی
انسان کی خدائی پہ توم یہود سے
ایمان کوئی لایا ہو بتلاؤ تو سہی
آتہم تو پیشگوئی کی موافق تہا مر گیا
کیا سچ نہیں یہ بات قسم کہاؤ تو سہی
اوس کے رفیق حال کو کیون چہوڑتے ہو تم
کچہہ ذکر لیکہرام بہی کر جاؤ تو سہی
انجیلی پیشگوئیان سب ہو گئیں غلط
گر ہیں وہ سچ تو اوردن سے منواؤ تو سہی
وعدہ کیا تہا تیرے مسیحا نے چور سے
جنت میں ایک چور کو بہجواؤ تو سہی
یہہ بہی کہا تہا آؤن گا بار دگر ابہی
آیا تہا کس جگہ ہمیں سمجہاؤ تو سہی
جنت کی کنجیان بہی تو پطرس کو بخشدیں
اوس جنتی کے حال سے شرماؤ تو سہی
انجیل میں ہیں مومنون کی جو نشانیان
ایسا ہے کون مومن اوسے لاؤ تو سہی
منہ چڑہ کے بولتے ہو یہ کیون ایسی بولیان
نار غضب میں خود ہی نہ جل جاؤ تو سہی
حافظ سنبہل کے پاؤن رکہہ اس رزمگاہ میں
تیغ زبان سے میری نہ کٹ جاؤ تو سہی
رکہدون گا پردے پہاڑ کے میں سب کے سامنے
میری زبان تم ذرا کہلواؤ تو سہی
عیسائیو! یہہ تم کو بہی رسوا کریگا خوب
ورنہ یہ چپ رہے اسے دہمکاؤ تو سہی
دہلی میں آپ واعظ انجیل تو بنے
پہر اک زبور پڑہکے اوسکو گاؤ تو سہی
لکہا ہے جس میں یہ کہ خدا نے بچا لیا
کچہہ شرح اوس کی ہم سے بہی فرماؤ تو سہی
حیران ہو گا آج مصور بہی دیکہہ کر
تصویر اپنے چہرے کی کہچواؤ تو سہی
ان ذلتون پہ بہی نہ اگر باز آؤ گے
اچہا جو پہر کے ٹوہے گی یہ ناؤ تو سہی
قاسم یہ پوچہتا ہے اب احمد مسیح سے
کیسی کہی ہے ہاتہ ادہر لاؤ تو سہی

نظم سننے کے بعد میں نے یہ کہا کہ لو حاضرین فیصلہ ہو گیا

اور اقبالی ڈگری احمد مسیح پر ہوگئی اگر پہلے سے ہی آپ یہ بیان کر دیتے تو اتنا وقت نہ میرا ضائع ہوتا نہ سامعین کو تکلیف سننے کی گوارا کرنی پڑتی۔ مگر مقدر کون ٹال سکتا ہے۔ یہہ ساری ذلتیں جو احمد مسیح نے اُٹھانی تہیں اور ایک دوسرا کفارہ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی کا ہونا تہا۔ کون اوٹھاتا۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

انچہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از ہزار رسوائی

مجھے امید ہے کہ آپ صاحبان سمجھ گئے ہوں گے کہ اقبالی ڈگری کیونکر ہوگئی۔ مگر میں اوسے کہول کر بتلا دیتا ہوں کہ اقبالی ڈگری کسطرح ہوئی۔

احمد مسیح نے لاچار اور مجبور ہوکر آخر کار مان لیا کہ وہ پیالہ تو صرف صلیب تہی اور اوسمیں موت بہری ہوئی تہی۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ جو پیالہ مسیح کو پلایا جانا تہا وہ موت کا بہرا ہوا صلیب کا پیالہ تہا۔ اب اگر اوسمیں سے موت نکال لیجاوے تو خالی پیالہ ہی پیالہ رہ جاوے گا۔ اور وہ خالی پیالہ اگر مسیح کے منہ کو لگا دیا جاوے۔ تو اوس سے سوائے اس تکلیف کے کہ کچھہ دیر تک خالی پیالہ مسیح منہ سے لگائے رکہے اور کچھہ حرج نہیں ہوسکتا۔ پہر اس کا مطلب نہ معلوم حافظ صاحب نے کیا سمجھا ہے۔ کہ صلیبی موت سے اگر مسیح بچگیا تو وہ پیالہ تو اوسی تلچھٹ تک پینا پڑا۔ یہ جملہ ایسا بیمعنی ہے کہ جسکا نام۔ مجنون کی بڑ۔ کے سوا اور کچھہ نہیں رکہا جاتا۔ بہلا یہ تو خیال کرو کہ پیالہ تو صلیب کو آپ نے بتلایا اور اوس کے اندر موت بہری ہوئی تہی جبکہ مسیح اوس موت سے بچایا گیا۔ تو تلچھٹ تک وہ کونسی چیز تہی جو پینی پڑی۔ پینے کی چیز تو صرف موت ہی تہی۔ اسے آپنے کہدیا کہ بچ گیا۔ پہر تلچھٹ تک کیا پینا پڑا۔ صرف خالی پیالہ (یعنی صلیب پر لٹکنا) اوسکو منہ سے لگائے رکہنا پڑا۔ مسیح نے دعا ہی تو پیالہ کے ٹلنے کے واسطے کی تہی اور وہ پیالہ موت سے لبریز تہا۔ نہ کہ خالی پیالہ کے ٹلنے کے واسطے دعا مانگی تہی۔ پس وہ دعا قبول ہوگئی۔ اور مسیح کو موت سے بہرا ہوا پیالہ نہیں پینا پڑا۔ خالی پیالہ اوس کے موہنہ سے لگا رہا۔ اب میری اقبالی ڈگری ہوگئی اگر سامعین چاہیں تو مباحثہ ختم کر دیا جائے۔ مگر دلائل ابہی میرے پاس اس موت سے بچے رہنے کے کثیر در کثیر ہیں۔ جملہ حاضرین نے یہہ کہا کہ بیشک احمد مسیح ہار گیا۔ مگر آپ مباحثہ نہ بند کریں اور بہی دلائل ہم کو سنا دیں تاکہ ہم کو فائدہ پہونچے۔ اسپر مینے۔ یونس نبی کے نشان والی دلیل بیان کی جس کا جواب آیندہ بدھ کو دینے کیواسطے وعدہ ہوا ہے

اور آخری تقریر میں احمد مسیح نے خود اقبال کر لیا کہ میں ہار گیا۔ چنانچہ اوس نے یہہ کہا۔ کہ صاحبو اگرچہ آپنے سید صاحب کے حق میں فیصلہ دیدیا ہے جو محض بر بناء تعصب ہے۔ مگر یہ خیال رکہیں کہ اگر میں ہار گیا تو میرے پر دین مسیح کے دلائل ختم نہیں ہوگئے۔ میرا ہارنا قوم کا ہارنا نہ سمجہا جاوے اور لوگ مسیحی قوم میں بڑے بڑے فاضل ہیں وہ ہر ایک بحث کو بخوبی طے کر سکتے ہیں۔

اس پر مینے چیلنج دیا کہ مسٹر پارٹن صاحب کو چاہئے یا تو خود اس مسئلہ میں بقایا دلائل کا جواب دیں یا اکبر مسیح کو طلب کریں۔ یا کسی اور قابل تر عیسائی کو جو اس مسئلہ میں مجہہ سے گفتگو کرے۔

احمد مسیح نے تو ہمت ہاردی۔ اور یہہ چہراوں سے نہیں اوٹھ سکا۔ مسٹر پارٹن صاحب نے فرمایا کہ ہم اور مباحثہ نہیں کرنا چاہتے۔ صرف بدہ آیندہ کو ایک مباحثہ ہوگا۔ اوسکے بعد کوئی مباحثہ ہم سے نہ کیا جاوے گا۔ سب لوگ انجیل کو خود پڑھ کر نتیجہ پیدا کر لیں۔ والسلام

اسپر مینے یہ نظم پڑہکر جلسہ کو برخاست کر دیا۔

پاس جبتک تمہیں ہمارا تہا
سب ہمیں یہ ستم گوارا تہا
ہار جانیکا تیری اے حافظ
حال پہلے سے آشکارا تہا
اب تو ہمت ہی ہار دی تونے
اک اسی کا تجہے سہارا تہا
جو نہ چمکا کبہی کسی صورت
وہ ترے بخت کا ستارا تہا
مجہہ سے تم خود بخود تو کیا اڑتے
یہ تو اغیار نے اوبہارا تہا
واعظا تیری ساری باتوں میں
دشمنوں کا بہی کچھہ اشارہ تہا
کیوں مقابل ہوئے تہے قاسم کے
کیا تمہیں موت نے پکارا تہا

راقم خاکسار قاسم علی احمدی از دہلی

استفسار اور اونکے جواب

السلام علیکم۔ ایک شیعہ نے اعتراض کیا ہے کہ توراۃ شریف میں شتر خرگوش خنزیر حرام ہیں۔ شتر کو اللہ تعالے نے قرآن شریف میں حلال کیا ہے۔ لیکن خرگوش کا ذکر قرآن شریف میں نہ آیا جس سے ثابت ہے کہ حکم توریت بحال رہا پھر یہ کیوں حلال ہوا۔

(۲) دیگر اس ارنب کو حیض آتا ہے اور شکل بلی کی وہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اسکو حرام جانتا ہے۔ جبکہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ہے۔ اسکے حلال کا حال قرآن شریف میں کیوں نہیں۔ حدیث میں ہدیہ ارنب ثابت ہے۔ مگر تناول سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ثابت نہیں۔

۳ جسقدر اولاد کو اپنے آبا و اجداد کا حال پشت بہ پشت معلوم ہوتا ہے دوسرے کو کم۔ پس جب سارے امام اثنا عشریہ ارسال یدین نمازیں کرتے چلے آئے ہیں۔ تو باقی فرقہ حنفیہ وغیرہ وضع الیدین تحت السرہ وغیرہ کسطرح صحیح سمجہا جاوے۔ تیسرا مرزا صاحب آپکو حضرت علی سے فضیلت دیتے ہیں ثابت فرماویں کہ اون کو کونسی فضیلت ہے۔ وہ داماد رسول صلے اللہ علیہ وسلم ونفس رسول وزوج بتول شاہ مردان شیر یزدان وغیرہ۔ مرزا صاحب اس امت میں سے ہیں اگرچہ من عباد اللہ الصالحین ہوں۔ حضرت علی ابن عم النبی واخی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کا رتبہ بڑھ نہیں سکتا۔ اون کے حق میں ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وانت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ ایضاً

راقم سراج دین

وعلیکم السلام ورحمتہ۔ آپکا خط مولویصاحب نے مجہے بغرض جواب دیا ہے سو عرض ہے

س سے مراد سوال اور ج سے مراد جواب ہے چنے آپ نے ایک ایک سوال کے کئی کئی ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا (فقرہ) کا علیحدہ علیحدہ جواب دیا ہے تاکہ سمجہنے میں سہولت ہو۔ وما توفیقی الا باللہ۔

س۔ توریت میں شتر خرگوش وغیرہ حرام ہیں۔

ج۔ کیا معترض صاحب تابع شریعت موسوی ہیں مگر الحمد للہ کہ مجیب شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا تابع ہے جو نہ محرف ہے نہ مبدل نہ مختص القوم نہ مختص المکان نہ مختص الزمان ہے نہ منسوخ ہے۔

دوسرا کیا یہ مجموعہ بائیبل قابل اعتبار ہے؟ جسکی نسبت اللہ تعالے کی شہادت ہے۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ پ۶ یعنے وہ کلموں کو اپنے اصل معانی سے پہیرا دیا کرتے ہیں۔ جب ترجمہ کرتے ہیں۔

تیسرا کیا یہ موجودہ مجموعہ بعینہ وہی منزل من اللہ مجموعہ ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوا تہا۔ استثناء ۳۴ باب میں لکھا ہے موسیٰ مو آب کی زمین میں مرگیا۔ آجکے دن تک کسی کو اوسکی قبر کا پتہ نہ تہا۔ اور بنی اسرائیل تیس دن تک موسیٰ کے لئے موآب میں رویا کئے وغیرہ وغیرہ۔ کیا معترض کے نزدیک یہہ عبارت بہی موسیٰ پر ہی نازل ہوئی۔ ایسے اللہ تعالے فرماتا ہے

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ پ۴

یعنے ہر ایک کہانے کی چیز حلال جانوروں سے حلال تہی بنی اسرائیل۔ مگر وہ جو حضرت یعقوبؑ نے بوجہ کسی بیماری کے اپنے پر خود حرام کیا تہا یہہ معاملہ نزول توراۃ سے پہلے کا ہے کہدیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سو لاؤ وہ توریت جو منزل من اللہ ہے۔ نہ یہ موجودہ محرف مبدل مجموعہ۔ اور اوسکو پڑہو۔ اگر تم سچے ہو۔

لفظ توریت پر آل ہے جو خاص اصلی تورات کی طرف اشارہ ہے۔

چوتہا تورات کے شریعت مختص قوم والمکان والزمان تہی اور یہہ منسوخ بہی۔ جیسے حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ پ۳

یعنے میں تم کو حلال کر دوں گا اون چیزوں کو جو تمپر حرام کی گئیں۔ اور قرآن کریم توریت انجیل دونوں کا مصدق ہے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض محرمات کو مسیح علیہ السلام نے حلال فرمایا۔ پس جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مسیح نے ارنب کو بہی حرام رکہا معترض کا سوال وارد ہی نہیں ہوسکتا۔

پانچواں یہہ شریعت عام ہے زماناً ومکاناً جیسے فرمایا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا پ۹ یعنے خبردار ہوکر سنو اے لوگو کہ اللہ تعالے نے مجہے تم تمام لوگوں کیطرف بہیجا ہے اور فرمایا

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ پ۷ میرے پر یہ قرآن اس لئے نازل کیا گیا ہے کہ تم لوگوں کو بہی اللہ تعالے کے عذاب سے ڈرا دوں۔ اور اون لوگوں کو بہی جنکو قرآن کی تبلیغ ہو جائے۔

اس آیت میں عموم زمانہ کیطرف اشارہ ہے یعنے قیامت تک جسکو یہ شریعت پہونچ جاوے اور فرمایا وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا پ۷

یعنے یہ کتاب ہے جسکو ہم نے نازل کیا مبارک ہے

یعنے وہ تمام صداقتین جو موجودہ کتب محرفہ مبدلہ مین موجود تہین - اس کتاب مین اسطرح جمع کی گئی ہین جیسے حکام اعلےٰ وقت تصدیق کا غذات پیش شدہ کے سچے کاغذ کو منظور رکہ کر باقی کو رد کر دیا کرتے ہین اور ضرورت اور فائدہ نزول یہ تہا کہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم عذاب الہی سے ڈرا دے - تمام بستیون کی مان (مکہ) کو اور ان تمام لوگون کو جو اسکے اردگرد ہین یعنے تمام روے زمین کو - پس یہ شریعت محمدی چونکہ تمام روئے زمین کے لئے عام شریعت ہے - اسکے احکام بہی عام ہین - مکہ کو ام القری اسلئے فرمایا کہ اب تمام روئے زمین اسکے دودہ (علم) سے روحانی پرورش پائیگی - اس لفظ ام القری مین بہی اشارہ ہے کہ یہ شریعت تمام روے زمین کے لئے عام ہے اس آیت شریف مین عموم مکانی کی طرف اشارہ فرمایا ہے -

چوتہا اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۳ یعنے تم ملت ابراہیمی کی پیروی کرو جو بالکل سیدہی ہے اگرچہ اس آیت شریف کا حکم عام ہے مگر اللہ تعالے نے خاص اس آیت شریف کو خاص یہود کے اعتراض حلت ان ہی قسم کے اعتراض کے جواب مین ہی بیان فرمایا یہود کو سمجہایا کہ یہہ مجموعہ محرف مبدل قابل سند نہین - ملت ابراہیمی کا حوالہ حلت حرمت دیوانا ہے تو دو - مگر تعجب ہے کہ مومین صاحب باوصف ایسے سخت انکار کے جو اللہ تعالے کی طرف سے مجموعہ موجودہ کی نسبت کیا گیا - اور اسی قسم کے سوال پر کیا گیا ہے پھر بھی اسی مجموعہ کو پیش کرتا ہے لہذا اب ضرور ہے کہ معترض ملت ابراہیمی سے ارنب کا حرام ہونا ثابت کرے -

س - خرگوش کا ذکر (حلت کا) قرآن شریف مین نہین آیا -

ج - قرآن شریف مین حلت ارنب موجود ہے جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ الی آخر الایت ۸ع کہدے مین نہین پاتا اس وحی مین جو میرے پر اتری کوئی چیز حرام کسی مہذب سوسائٹی کے کہانے والے پر جسکو عموماً مہذب سوسائٹی کہایا کرتی ہے مگر مردار وغیرہ جنکا ذکر اس آیت شریف مین ہے اور فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۲ع یعنے ایمان والو خوب خبردار ہو کر سنو کہ تمام طیب اور عمدہ اشیا جو ہمنے تمکو دی ہین - بے شک کہایا کرو اور فرمایا

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ ۹ع یعنے یہ رسول تمام طیب اشیا (مفید غیر مضر) مومنون پر انکے فائدہ کے لئے حلال کرتا ہے -

اور فرمایا قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۱۱ع کہدو کسنے حرام کین اللہ تعالے کی زینتین جو اس نے اپنے بندون کے لئے نکالین اور کس نے حرام کین عمدہ عمدہ کہانے کی اشیاء مفیدہ غیر مضرہ بلکہ کہدو کہ یہہ اشیاء ایمان والون کیخاطر اور انہین کے فائدہ کے لئے تو پیدا کی گئین - اس دنیا مین (باقی لوگ تو انکے طفیلی ہین)

پس معترض کا فرض ہے کہ ارنب کا غیر طیب یعنی خبیث ہونا علم الادیان (قرآن) علم الابدان (طب) سے ثابت کرے -

اب مہذب سوسائٹی مین خرگوش کا استعمال خود معترض مانتا ہے اور اس کی شہادت اور ثبوت اپنے اعتراض مین دیتا ہے - کیونکہ وہ لکہتا ہے کسی نے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیا - اگر وہ خود اسکو حلال اور عمدہ قابل ہدیہ نہ سمجہتا تو وہ ہدیہ نہ دیتا - اور ہرگز نہ دیتا - کیا کوئی شیعہ اپنے کسی مجتہد کو گوشت خنزیر ہدیہ دیتا ہے - بلکہ گوشت خرگوش جسکی حرمت کا یا کراہت کا کوئی واقعی ثبوت شیعہ کے پاس نہین کسی مجتہد یا دوست کو ہدیہ دیتا ہے ؟

دوسرا جو چیز نہایت ہی عزیز ہو وہی قابل ہدیہ ہوتی ہے - جیسے وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰي حُبِّهٖ ۲ع مال محبوب دینا چاہئے - اور لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۴ع تم کبہی بہی نیک نہین ہو سکتے جبتک محبوب چیز نہ خرچ کرو -

تیسرا اگر اسکو اسکے طیب اور حلال ہونیکا علم نہوتا تو کبہی بہی یہہ ہدیہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور نہ لیجاتا کیونکہ وہ شارع تہے - بلکہ اگر اسکی حلت مین اسکو کچہہ بہی اشتباہ ہوتا جب بہی وہ پیش نکرتا کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ ۳ع خبیث چیز کے خرچ فی سبیل اللہ کرنیکا ارادہ بہی نہ کرو جسکا لینا تم خود پسند نہین کرتے -

چوتہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسکو حلال طیب نہ سمجہتے تو ہرگز اسکو قبول نہ فرماتے -

پانچوان اگر اس کی حلت مین کچہہ بہی اشتباہ ہوتا تو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہرگز خاموش نہ رہتے بلکہ اس کی حرمت یا کراہت کے ساتہہ تصریح کردیتے کیونکہ وہ اصلاح بنی آدم بلکہ اصلاح خلق اللہ کے لئے مبعوث تہے اور رحمۃ للعالمین اور رؤف رحیم تہے انکو کب گوارا تہا کہ ایک غیر طیب (مضر غیر مفید) چیز کا استعمال انکے پیش ہو اور وہ خاموش رہین وہ تو خاتم النبیین تہے یعنے اب آئندہ کسی شریعت کے آنے کی قطعاً امید نہ تہی پہر کیا ممکن تہا کہ ایسے موقع پر خاموشی اختیار فرماتے - صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کثیرا کثیرا باوجود اسکے اللہ تعالے کی آپ کو سخت تاکید بہی تہی - يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّــغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۱۰ع یعنے اے رسول ضرور ضرور پہونچا دے جو کچہہ تیری طرف اوتارا گیا اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے کوئی ہی حق تبلیغ پورا نہ کیا ایسی تاکید کے ہوتے ہوئے پہر حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہرگز ہرگز خاموشی اختیار نفرماتے اگر اس کی حلت مین کچہہ بہی اشتباہ ہوتا اس حدیث مین اس ..... مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى صلے اللہ علیہ وسلم نے گویا خرگوش کا نام لیکر اسکی حلت کے لئے نص صریح بیان فرمادی - لیجئے اب تو صاف صریح نام بہی لے دیا - یہہ اللہ تعالے عالم الغیب کی تدبیر ہے جسکو معلوم تہا کہ شیعون کے اعتراض کا علم تہا - اسلئے اس نے معترضین کی زبان سے ہی ارنب کے نام کے ساتہہ اسکی حلت کا ثبوت دیدیا فَسُبْحَانَ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى -

چہٹا اگر معترض کے نزدیک خرگوش کی حلت حرمت کا ذکر قرآن کریم نے نہین کیا تو معترض کے نزدیک اسلام کامل دین نہین اور قرآن کامل کتاب نہین حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے آیت اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۱ع یعنے تمہارے دین (جزا و سزا کے مسائل) کو کامل طور پر بیان کر دیا - اور یہہ نعمت پوری پوری تم کو دیدی اور یعنے تمہارے فائدہ کے لئے اسی کی فرمانبرداری کو پسند کیا جزا و سزا کے لئے اگر کہو کہ اس کا نام خصوصاً قرآن مین نہین آیا تو اسکا ذکر قرآن مجید مین مفصلاً نہ مجملاً آچکا ہے - جسکی تصریح بیان کی گئی ہے - اور حدیث مین تو صاف لفظ ارنب کا لے کر اسکی حلت بیان کردی جسکا حوالہ آپ نے دیا ہے -

ساتوان جب یہود نے محرمات تورات کا اعتراض کیا تو فرمایا کہ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۴ع جس کا ترجمہ پیشتر لکہا گیا یعنی جن جن جانورون کی حرمت کا تم حوالہ توریت کا دیکر اعتراض کرتے ہو وہ تو بنی اسرائیل پر حلال تہے مگر جس توریت کا تم حوالہ دیتے ہو یہ قابل اعتبار نہین فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ وہ اصلی توریت منزل من اللہ لاؤ اگر تم ان جانورون کی حرمت کی بابت سچا ثبوت دینا چاہتے ہو - لطیفہ یہ ہے کہ موجودہ محرف مبدل مجموعہ مین ذکر حرمت شتر و خرگوش ایک ہی سطر مین ہے - جس سے صاف اور صریح طور پر ذکر حلت خرگوش کا اس آیت شریف سے سمجہہ مین آتا ہے تو گویا اسطرح نام سے خصوصاً خرگوش کا لیا گیا -

آٹہوان اگر ہر ایک جانور حلال کا نام لینا ہی ضروری تہا تو معترض کا فرض ہے کہ قرآن مجید سے دوسرے حلال جانورون کے نام مفصل دکہاوے بات یہہ ہے کہ طیبات اور بالمعروف فرماکر تمام فہرست قرآن مجید نے دیدی ہے ورنہ شیعہ ہی حلال اشیا کی فہرست دکہاوین -

نوان کیا جن جانورون کی حلت کا ذکر قرآن مجید مین نام وار نہین کیا شیعہ کے نزدیک وہ تمام جانور حرام ہین ؟

دسوان جن جانورون کی حرمت کا ذکر قرآن مجید مین نہین کیا شیعہ کے نزدیک وہ حلال ہین ؟

س - خرگوش کو حیض آتا ہے -

ج - کیا حیض کو اللہ تعالے نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدار حلت و حرمت قرار دیا ہے اسطرح سارے آدمی (مرد) اور کتا بلا بہیڑیا شیر چیتا و بجو وغیرہ جانور ہی حلال ہون - یہ عجیب اور نرالا قانون نہ اللہ تعالے نے فرمایا نہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ ۱۴ع

س - ارنب کی شکل مکروہ ہے -

ج - یہہ دوسرا قانون ہے جو اس پہلے سے ہی نرالا ہے - کیا حلت و حرمت کے مدار خوبصورت بدصورت پر اللہ تعالے نے کہین فرمائی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو بیان فرمایا ءٰۗاللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَي اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۱۱ع -

آیت ... کہا ہے۔

ہیں۔ مرزا صاحب کی ... ہے

ج۔ گر نبیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

(۱) مرزا صاحب کی پیشگوئی قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمائی۔ وَ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۲۸ یعنے وہ ذات پاک وہ ہے جس نے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخرین میں بھی ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہیں میں سے ہوگا یعنے باوجود رسول ہونے کے امت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے ہوگا۔ مگر بھی وہ آخرین لوگ صحابہ کے ساتھ شامل نہیں ہوئے بلکہ بعد میں آئینگے۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالےٰ نے اسی آیت کے حروف میں بطور ابجد کے زمانہ بھی بتلا دیا جو ۱۲۷۵ ہے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سوال پر حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ وہ ان سے ہوگا۔ اور حضرت مرزا صاحب بھی فارس کے ہیں۔

... اللہ تعالےٰ نے ایک اور طور پر بھی زمانہ کا پتہ دیا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ ... جب تم (مسلمان) لوگ سچے ایمان سے پہر جاؤگے اور تمہارا اسلام برائے نام اور اعمال اسلامی بطور رسم رہ جاینگے اور ان میں حقیقت نہیں رہیگی۔ تو ہم سوائے تمہارے قوم بدلینگے مگر وہ تمہاری طرح نہونگے۔ شان نزول اس آیت کے بہی صحابہ کے سوال پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کی ران پر ہاتہہ رکھکر یہی جواب دیا جسکا ذکر فصل اول میں ہوچکا۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت شریف میں بھی زمانہ مسیح موعود کا دو طرح پتہ دیا ایک علمی طور پر یعنے غیرکم کا عدد ۱۲۷۰ ہے دوسرا عملی طور پر کہ اس زمانہ میں اسلامی حالت بہت ہی کمزور ہوجائیگی چنانچہ اس آیت کی تفسیر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادی۔ لو كان الايمان عند الثريا لناله رجال من ابناء فارس یعنے ایمان ثریا پر چڑھ جاویگا مگر ابنائے فارس میں سے ایک بڑا بہادر عظیم الشان مرد اوسکو پہونچکر اتارے گا وغیرہ ذٰلِكَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ جنکا ذکر ابواب الفتن و اشراط الساعۃ میں درج ہے۔

(۴) يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ ۲۸ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک صلح کا شاہزادہ آنے والا ہے جو میرے بعد آئے گا۔ اوس کا نام احمد ہوگا۔ یعنے اوس کا کام تلوار چلانیکا نہوگا۔ صرف زبانی تفہیم تبلیغ کا کام کریگا اور وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جمالی صفت احمد کا ظل اور مظہر ہوگا۔

(۵) اسی آیت کے بعد اللہ تعالےٰ نے پھر اس زمانہ کی حالت بیان فرماتا ہے يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۲۸ - یعنے وہ لوگ اللہ تعالےٰ کے نور کو پہونکوں سے بجہانا چاہینگے۔ یعنے مخالفین اسلام کا حملہ اسلام پر زبانی اور بحث مباحثہ کے رنگ میں ہوگا لہذا اس کا جواب بہی زبانی ہی ہوگا یہ نہیں کہ ایک آدمی اسلام پر اعتراض کرے اور میان خونی مہدی صاحب تلوار لے کر اس کا سر کاٹ ڈالین جیسے کہ خونی مہدی کے منتظرین کا اعتقاد ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے مرزا صاحب کو رسول فرمایا هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ - وہ ذات پاک وہ ہے جسنے اپنا رسول اس ہدایت اور اوس سچے دین کے لئے بہیجا ہے جس دین کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اُتارا تہا۔ آل جو الہدیٰ اور دین الحق پر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیا دین نہیں لاویگا بلکہ اسی دین اسلام کا متمم ہوگا (۷) پھر بعد اسی آیت کے اللہ تعالےٰ اپنی تائید و نصرت کا وعدہ اور اسی مسیح کی کامیابی کا وعدہ فرماتا ہے۔

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۲۸ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مرسل من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود تمام ادیان پر غالب آجاویگا۔

(۸) پھر اسی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ - ۲۸ یعنے خبردار ہوکر سنو اے مومنو (اس مسیح کے ساتھہ) انصار اللہ بن جاؤ جیسے عیسی بن مریم کے حواریوں نے اس کی مدد طلب کرنے پر انصار اللہ ہونے کا وعدہ کیا تہا یعنے اس مسیح کو بہی مشکلات پیش آئینگے مسیح کی طرح مقدمات فوجداری بہی ہونگے اور اور ضرورتیں بہی پیش آئین گی تم کو چاہئے کہ اسوقت اسکے ساتھہ انصار اللہ بن جاؤ۔ اس آیت شریف میں صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ اس جری اللہ فی حلل الانبیا حجۃ اللہ فی الارض کے ساتھہ امداد کرنیکے سخت تاکید کی گئی ہے۔ باتفاق مفسرین آیت لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ہی ہے۔

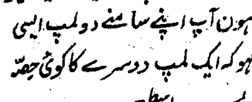
(۹) وَآخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ ۱۰ پ یعنے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے قوۃ اور گھوڑوں کے تیاری کی ضرورت ہے۔ اسیطرح ایک اور قوم بہی اسلام کی دشمن ہے ابہی تم انکو نہیں جانتے اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے مگر ان مخالفون کیلئے قوۃ کی ضرورت نہیں نہ گھوڑوں کی بلکہ اسوقت صرف روپیہ کے خرچ کی ضرورت ہے سو تم وہی خرچ کرنا۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے صرف پیشگوئی ہی نہیں فرمائی بلکہ اس مسیح موعود کی امداد کی بہی تاکید فرمائی۔

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ - یعنے پوچھتا ہے کب ہوگا وقت اس قیامت (کبریٰ) کا (یعنے اس کی کیا علامت ہے یہہ سوال وقوع قیامت کا نہیں کیونکہ جب قیامت آگئی پوچھنے والے کو اس سے کیا فائدہ بلکہ ایسے سائل کا منشاء ہوتا ہے۔ کہ علامت دیکھکر وہ کوئی تدبیر اپنے بچاؤ کی کرسکے) اسکے جواب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب پتھرا جائیں گی وہ آنکھیں یعنے آدمی کی آنکھہ روشنی سے عاجز ہوجاوے یعنی مسیح موعود جب جب اپنا دعوےٰ مع دلائل پیش کریگا لوگ اسکے دعوے کو سنکر اور اس کے بالمقابل ابا اجداد علما فقرا کے سنے سنائے مسائل پر غور کرکر حیران ہوجائینگے۔ کیونکہ ان کا (الف) اعتقاد تہا مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں مگر مسیح موعود روشن دلائل قرآنی سے اسکی موت کا ثبوت دیگا۔ (ب) وہ مسیح علیہ السلام کے دمشق میں چیل کی طرح آسمان سے گرنے کے منتظر تہے اور وہ روشن دلائل قرآنی سے مردہ کے واپس نہ آنے اور مسیح کے اسی امت سے مبعوث ہونے کا ثبوت دیگا (ج) اعتقاد تہا کہ مسیح اور خونی مہدی آتے ہی تلوار ہاتہہ میں پکڑ لے گا اور جو کلمہ نہ پڑہے گا اسکو وہیں قتل کرڈالیگا مگر یہ صلح کا شاہزادہ انکو لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۳ پ اور يَضَعُ الْحَرْبَ سے ثابت کردے گا کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ وہ جنگ نہیں کرے گا۔ بلکہ جنگ موقوف کردے گا۔ (د) انکا اعتقاد تہا کہ وہ جزیہ موقوف کردیگا یعنے شریعت محمدی کے بعض مسائل کا ناسخ ہی ہوگا مگر اسنے عملی طور پر اس پیشگوئی کے معنے سمجہا دیئے کہ اسپر ٹکس لگیگا اور بذریعہ عدالت ٹکس (جزیہ) موقوف کرادے گا وغیرہ وغیرہ۔

اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے برق البصر فرمایا کہ موجب انکی آنکہیں پتھرانیکا یہ ہے کہ وہ سخت ظلمات عقائد میں بسبب فیج افواج کے پڑے ہوں گے اچانک جب یہہ نورانی دلائل سنیں گے حیران ہوجائینگے۔ تو اللہ تعالےٰ انکے حیرانی رفع کرنے کے لئے دو عظیم الشان گواہ پیش کریگا۔ یعنے ماہ رمضان میں خسوف کسوف ماہتاب و آفتاب کا ہوگا۔ خسف القمر کے معنے تو صاف ہیں کہ ماہتاب کو کسوف لگیگا۔ مگر جمع الشمس و القمر کے معنے سمجہنے کے لئے کچھہ تفصیل کیضرورت ہے۔

زمین اور چاند آفتاب کے گرد گہومتے ہیں تو بعض وقت مہتاب و آفتاب کے مابین زمین حائل ہوجاتی ہے پس جتنا حصہ ماہتاب کے مقابل زمین واقع ہو اتنی قدر میں چاند دکہائی نہیں دیتا کیونکہ نور القمر مستفاد من نور الشمس کے مطابق چاند آفتاب سے اوسوقت اتنے حصہ میں نور نہیں لے سکتا۔ اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ چاند حائل ہوجاتا ہے آفتاب اور زمین میں گویا زمین ایک طرف ہوجاتی ہے اور آفتاب و ماہتاب ایک طرف جمع ہوجاتے ہیں اور زمین دوسری طرف رہ جاتی ہے۔

فرض کرو کہ دائرہ (الف) آفتاب۔ ودائرہ (ب) ماہتاب ہیں۔ اور انکے محاذ پر زید بیٹھا ہے تو جتنا زید کی آنکھوں کے سامنے سے ماہتاب آفتاب کو ڈہانکیگا اتنا حصہ آفتاب کا زید کو نظر نہیں اویگا دوسری مثال میں ان دونوں نورانی ستاروں کو لمپ سے میں تشبیہ دیکر سمجہاتا ہوں آپ اپنے سامنے دو لمپ ایسی طرح رکھو کہ ایک لمپ دوسرے کا کوئی حصہ ڈہانک لے اسطرح



یا زمین ۔ یا ماہتاب ۔ یا آفتاب

تو اب زید یا زمین والے اس لمپ کو نہیں دیکھہ سکتے جسکا نام آفتاب رکہا ہے اب اس شکل سے صاف ثابت ہوکہ جمع الشمس والقمر کے معنے ہیں آفتاب کو کسوف لگیگا کیونکہ اسوقت ماہتاب و آفتاب

دوسرا ہر ایک جانور خوبصورت بھی ہوتا ہے اور بدصورت بھی اگر شیعہ کے نزدیک ہی مدار حلت وحرمت ہے۔ تو بھیڑ یا گدھا کتا سانپ بچھو۔ بکرا چیتا وغیرہ کل جانوروں میں خوبصورت حلال اور بدشکل حرام ہونے چاہئیں تو اس قانون کے مطابق بہت خوبصورت محرمات حلال ہو جائینگے اور بدشکل حلال جانور حرام ماننے پڑینگے۔ شیعہ کے نزدیک جو خنزیر خوبصورت ہو وہ حلال
تیسرا خرگوش کی بدصورتی صرف شیعہ کے نزدیک ہی ہے یا عام عقلمندوں کے نزدیک۔
چوتھا خوبصورتی بدصورتی باختلاف ممالک مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً حبش میں گورا رنگ نہایت ناپسند ہے یہانتک کہ یوروپین لوگوں کے ساتھ انکو مبروص سمجھ کر چھونا بھی پسند نہیں کرتے اور حبشی جسقدر سیاہ زیادہ ہو اوسکی قدر ومنزلت وقیمت زیادہ ہے مگر ہندوستان میں معاملہ بالکل برعکس ہے۔
س۵ امام جعفر اسکو حرام جانتا ہے۔
ج۵ اوّل تو قرآن مجید کے مقابلہ میں امام جعفر کا قول پسند نہیں۔
دوسرا قرآن مجید میں کہیں بھی ذکر نہیں کہ جس چیز کو امام جعفر حلال کرے وہ حلال ہے اور جسکو حرام کہیں وہ حرام ہے بلکہ کسی آدمی کی نسبت بھی یہہ اجازت نہیں۔
تیسرا یہ افترا علے اللہ ہے جو امام جعفر جیسے پاکباز آدمی کے خلاف شان ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۱۴
یعنے تم جھوٹ موٹ اپنی زبان سے کسی چیز کو حلال یا حرام نہ بناؤ یہہ تو افترا علے اللہ ہے۔
چوتھا کسی چیز کے حلال یا حرام کہدینے کا خود بخود مختار مجاز سمجھنا یہود ونصاریٰ کا کام ہے نہ کسی مومن کا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔
اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۱۱
اپنے مولویوں اور فقیروں کو انہوں نے سوائے اللہ تعالے کے رب بنا لیا تھا۔
پانچواں اللہ تعالے نے جب حضرت سرور عالم فخر بنی آدم شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین بالمؤمنین رؤف رحیم فداہ ابی وامی وروحی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز کے حلال وحرام کرنے کا اختیار عطا نہیں فرمایا تو امام جعفر صادق کسطرح مجاز حلال حرام کرنے کا ہو سکتا ہے ... اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ اِنْ

هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ؕ ۲۷
یعنے شریعت کے متعلق کوئی بات بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے طرف سے نہیں فرمایا کرتے بلکہ جو کچھہ فرماتے ہیں وحی الہٰی سے ہی فرماتے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وہ ذات بابرکات ہے جسکی شان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۳ اگر تم خدا تعالے کے ساتھہ محبت رکھنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ تو میری پیروی کے سبب تم خدا تعالے کے محبوب بن جاؤ گے۔
پھر فرمایا قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا ۲۴ کہدے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے میرے بندو جنہوں نے خطاکاری کی یعنے خدا تعالے کے بندوں کو میرے بندے کہنے کی اللہ تعالیٰ خود اجازت دیتا ہے۔ پھر فرمایا یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۱ خدا تعالے کے ساتھہ دہوکہ کرتے ہیں اور ایمانداروں کے ساتھہ۔ اللہ تعالے کے ساتھہ تو دہوکہ نہیں ہو سکتا کہ وہ علیم بذات الصدور ہے مگر اللہ تعالے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ دہوکہ کرنا اپنا دہوکہ فرمایا یہہ محل تعریف ومحامد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان کا نہیں اور نہ کسی انسان کی طاقت ہے کہ آپکے محامد پورے پورے بیان کر سکے۔ محمد حامد احمد خدا بس
خدا مدح آفرین مصطفےٰ بس
محمد از تو میخواہم خدارا ٭ خدایا از تو حب مصطفےٰ را
جب ایسے ذات پاک کو اختیار حلت حرمت کا اپنی طرف سے نہیں تو امام جعفر کو کب اختیار ہو سکتا ہے۔
چھوٹا۔ اسبات کا کیا ثبوت ہے کہ امام جعفر فی الواقعہ اس کو حرام جانتا ہے کیونکہ جس مذہب میں تقیہ جیسا گند موجود بلکہ ضروری ہو اس مذہب کے کسی آدمی کی بھی کوئی بات قابل اعتبار نہیں۔ چہ جائے کہ مذہبی روایت کا اعتبار کیا جاوے۔
س۶ جسقدر اولاد کو حال اپنے ابا اجداد کا معلوم ہوتا ہے دوسرے کو کم۔
ج یہہ عجیب فلسفہ ہے جو ساری دنیا سے نرالا ہے بلکہ نہ خدا کے قول کے موافق ہے نہ خدا تعالے کے فعل کے۔ جیسے فرمایا
قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۱۵ یعنے حضرت ابراہیم نے دعا کی میری ذریت میں سے بھی امام بنائے جاویں تو اللہ تعالے نے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہونچا کرتا اسی کے مطابق فعل الہٰی کو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں یہود ونصاریٰ کو دیکھو انکے آبا واجداد

میں ہزاروں انبیاء گذرے۔ باوجود اس کثرت انبیاء کے فتویٰ اللہ تعالے کا انکے افعال کی نسبت یہہ ہوا کہ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ ۹ انکے بعد نالائق جانشین ہوئے۔ بلکہ موسیٰ علیہ السلام کا فتویٰ فَطَالَ عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ ۱۶ کیا تم پر کوئی بہت زمانہ گذر گیا تہا بلکہ بنی اسرائیل کی شرارتوں کے ذکر سے تو قرآن بھرا پڑا ہے۔
کیا حضرت نوح کا حال انکے اس بیٹے اور بی بی کو معلوم زیادہ تہا جو غرق ہوئے یا مومنین کو۔
یا دیگر مومنین کو حضرت موسیٰ کا حال قارون کو زیادہ معلوم تہا یا ساحروں اور اوس کو جو فرعون کے ساتھہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے جھگڑا
حضرت عیسےٰ کا حال انکے بھائیوں کو زیادہ معلوم تہا جنہوں نے حضرت عیسےٰ کو پاگل سمجھکر انکے قید کروانے کی درخواست کی تہی اور یہودا اسکریوطی کو جسنے سات روپیے کر حضرت کو گرفتار کرا دیا تہا۔ یا حواریوں کو جنمیں کوئی محصول یا اور کوئی ماہی گیر تہا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حال ان کے چچاؤں کو زیادہ معلوم تہا۔ یا بلال باشندہ حبش سلمان فارسی وغیرہ کو۔ آجکل جو سیّد عیسائیوں میں شامل ہو گئے۔ کیا انکو بہی اباواجداد کا کچھہ حال معلوم ہے؟
اُنْظُرْ كَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۵ ۔ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۱ یعنے دیکھو تو کیسے اللہ تعالے پر جھوٹ جوڑتے ہیں۔ کیا نا سمجھے سے اللہ تعالے پر جھوٹ بناتے ہو۔
دوسرا اگر فرض کر لیا جاوے کہ حال اباواجداد کا کسی کو معلوم ہے مگر جن کے مذہب میں تقیہ کرنا ضروری ہے اون کی روایت پر کسطرح اعتبار ہو سکتا ہے
تیسرا درمنثور اور تفسیر کبیر میں بروایت حضرت علے کے لکہا کہ جب سورۃ کوثر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ وانحر کے کیا معنے ہیں تو انہوں نے کہا سینہ پر ہاتھہ باندہنا اب یہ خبر تو گھر والوں کی ہی ہے۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ کیا کوئی ہے جو مان جاوے۔
چوتھا احادیث میں ہاتھہ باندہنا سینہ پر اور تحت السرہ دونوں کا ذکر ہے۔
پانچواں کیا تمام سادات کو جو اولاد علی ہیں علوم قرآن ایسے حاصل ہیں جنکا انکے قاعدہ سے پتہ لگتا ہے۔
س۷ مرزا صاحب ابوبکر کو حضرت علی پر فضیلت دیتے ہیں

ج۷ ۔ بے شک یہ بہت پرانا جھگڑا ہے۔ اول المعترضین نے کہا اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۹ میں ابن آدم سے اچہا ہوں۔ بعد اس کے اسکے اظلال نے بہی کسی نے کہا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ ۲ سلطنت کے تو ہم زیادہ مستحق ہیں اس (طالوت) سے۔ کسی نے کہا مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ ۱۲ یعنے تجھے ہم پر کوئی فضیلت نہیں ہے اے نوح جو رسالت کے لئے ضروری ہے۔ کسی نے کہا وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۱۲ یعنے ہم میں تو اے شعیب ضعیف ہے۔ احکم الحاکمین کا رسل تو ضعیف نہیں ہونا چاہئے۔ کسی نے کہا اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ ۱۲ یعنی ہم تو تم میں اے ہود سفاہت پاتے ہیں جو شان نبوت کے خلاف ہے۔
کسی نے کہا نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ۸ یعنے ہم کو بہی اسی طرح وحی ہونی چاہئے جیسی اور رسولوں کو ہوا کرتی ہے کسی نے لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ۲۵ یعنے قرآن مجید مکہ یا طائف کے کسی نمبردار یا رئیس پر کیوں نہ نازل ہوا۔ اللہ تعالے احکم الحاکمین وخیر الحاکمین کا جواب اس میں یہ ہے۔
اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۲۵
اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۸ اَللّٰهُ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۴ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۲۸
یعنے دنیا میں جو مراتب میں فرق ہے کیا اسکی تقسیم بہی یہ خود ہی کر لیا کرتے ہیں۔ یا اللہ تعالے جسکو چاہتا ہے اپنے فضل سے غنی بناتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی حکمت سے فقیر بناتا ہے۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ امانت رسالت کے بوجہہ کو کون اٹھا سکتا ہے۔ وہ خود ہی جسکو چاہتا ہے رسالت کے لئے ہاں اصل امانت کے بوجھ کے لئے جس کی برداشت سے زمین آسمان جبال نے اپنا عجز ظاہر کیا منتخب کر لیتا ہے یہ تو اللہ تعالے کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیدیتا ہے۔
ابہی اے معترضو! تمنے کیا دیکہا ہے اللہ تعالے تو بڑے بڑے فضل اس رسول مجدد مہدی ومسیح وجری اللہ فی حلل الانبیاء علیہم کے گا لطف یہ ہے کہ اللہ عالم السر والاخفی ... ذالک فضل اللہ ... آخرین منہم لما

آیت ... کہا ہے۔

یعنی مرزا صاحب کی کرنی ... ہے۔

ج — گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

(۱) مرزا صاحب کی پیشگوئی قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمائی۔ وَ آخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ۲۸ یعنے وہ ذات پاک وہ ہے جس نے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخرین میں بھی ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہیں میں سے ہوگا یعنے باوجود رسول ہونے کے امت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے ہوگا۔ مگر ابھی وہ آخرین لوگ صحابہ کے ساتھ شامل نہیں ہوئے بلکہ بعد میں آئینگے۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالےٰ نے اسی آیت کے حروف میں بطور ابجد کے زمانہ بھی بتلا دیا جو ۱۲۷۵ ہے اور ... حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سوال پر حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ وہ ان سے ہوگا۔ اور حضرت مرزا صاحب بھی فارس کے ہیں۔

... اللہ تعالےٰ نے ایک اور طور پر بھی زمانہ کا پتہ دیا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ ... جب تم (مسلمان) لوگ سچے ایمان سے پھر جاؤگے اور تمہارا اسلام برائے نام اور اعمال اسلامی بطور رسم رہ جاینگے اور ان میں ... نہیں رہیگی۔ تو ہم بدلے تمہارے قوم بدلینگے مگر وہ تمہاری طرح نہ ہونگے۔ ... نزول اس آیت کے بھی صحابہ کے سوال پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کی ران پر ہاتھ رکھکر یہی جواب دیا جسکا ذکر تفصیلاً اوّل میں ہو چکا۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت شریف میں بھی زمانہ مسیح موعود کا دو طرح پتہ دیا ایک علمی طور پر یعنے غیرکم کا عدد ۱۲۷۰ ہے دوسرا عملی طور پر کہ اس زمانہ میں اسلامی حالت بہت ہی کمزور ہو جائیگی چنانچہ اس آیت کی تفسیر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادی۔ لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ابناء فارس یعنے ایمان ثریا پر چڑھ جاویگا مگر ابنائے فارس میں سے ایک بڑا بہادر عظیم الشان مرد اوسکو پہونچکر اتار دیگا وغیرہ ذٰلِکَ مِنَ الْاَحَادِیْث جنکا ذکر ابواب الفتن و اشراط الساعۃ میں درج ہے۔

(۴) یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ ۲۸ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک صلح کا شاہزادہ آنے والا ہے جو میرے بعد آئے گا۔ اوس کا نام احمد ہوگا۔ یعنے اس کا کام تلوار چلانیکا نہوگا۔ صرف زبانی تفہیم تبلیغ کا کام کریگا اور وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جمالی صفت احمد کا ظل اور مظہر ہوگا۔

(۵) اسی آیت کے بعد اللہ تعالےٰ نے پھر اس زمانہ کی حالت بیان فرماتا ہے یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۲۸ یعنے وہ لوگ اللہ تعالےٰ کے نور کو پھونکوں سے بجھانا چاہینگے۔ یعنے مخالفین اسلام کا حملہ اسلام پر زبانی اور بحث مباحثہ کے رنگ میں ہوگا لہذا اس کا جواب بھی زبانی ہی ہوگا یہ نہیں کہ ایک آدمی اسلام پر اعتراض کرے اور میاں خونی مہدی صاحب تلوار لے کر اس کا سر کاٹ ڈالیں جیسے کہ خونی مہدی کے منتظرین کا اعتقاد ہے۔ (۶) اللہ تعالےٰ نے مرزا صاحب کو رسول فرمایا هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ۔ وہ ذات پاک وہ ہے جسنے اپنا رسول اس ہدایت اور اوس سچے دین کے لئے بھیجا ہے جس دین کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتارا تھا۔ ال جو الہدیٰ اور دین الحق پر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیا دین نہیں لادیگا بلکہ اسی دین اسلام کا متمم ہوگا

(۷) پھر بعد اسی آیت کے اللہ تعالےٰ اپنی تائید و نصرت کا وعدہ اور اسی مسیح کی کامیابی کا وعدہ فرماتا ہے۔ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۲۸ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مرسل من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود تمام ادیان پر غالب آجاویگا۔

(۸) پھر اسی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۲۸ یعنے خبردار ہو کر سنو اے مومنوا (اس مسیح کے ساتھ) انصار اللہ بن جاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم کے حواریوں نے اس کی مدد طلب کرنے پر انصار اللہ ہونے کا وعدہ کیا تھا یعنے اس مسیح کو بھی مشکلات پیش آئینگے۔ مسیح کی طرح مقدمات فوجداری بھی ہونگے اور اور ضرورتیں بھی پیش آئیں گی تم کو چاہئے کہ اسوقت اسکے ساتھ انصار اللہ بن جاؤ۔ اس آیت شریف میں صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ اس جری اللہ فی حلل الانبیا حجۃ اللہ فی الارض کے ساتھ امداد کرنیکی سخت تاکید کی گئی ہے۔ باتفاق مفسرین آیت لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ہی ہے۔ واللہ اعلم

(۹) وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ ۱۴ یعنے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے قوۃ اور گھوڑوں کے تیاری کی ضرورت ہے۔ اسیطرح ایک اور قوم بھی اسلام کی دشمن ہے ابھی تم انکو نہیں جانتے اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے مگر ان مخالفون کیلئے قوۃ کی ضرورت نہیں نہ گھوڑوں کی بلکہ اسوقت صرف روپیہ کے خرچ کی ضرورت ہے سو تم وہی خرچ کرنا۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے صرف پیشگوئی ہی نہیں فرمائی بلکہ اس مسیح موعود کی امداد کی بھی تاکید فرمائی۔

یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ کَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ۔ یعنے پوچھتا ہے کب ہوگا وقت اس قیامت (کبریٰ) کا (یعنے اس کی کیا علامت ہے یہ سوال وقوع قیامت کا نہیں کیونکہ جب قیامت آگئی پوچھنے والے کو اس سے کیا فائدہ بلکہ ایسے سائل کا منشاء ہوتا ہے۔ کہ علامت دیکھکر وہ کوئی تدبیر اپنے بچاؤ کی کرسکے) اسکے جواب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب پتھرا جائینگی وہ آنکھیں یعنے آدمی کی آنکھ روشنی سے عاجز ہو جاوے یعنی مسیح موعود جب جب اپنا دعوےٰ مع دلائل پیش کریگا لوگ اسکے دعوے کو سنکر اور اس کے بالمقابل آبا اجداد علما فقرا کے سنے سنائے مسائل پر غور کر کر حیران ہو جائینگے۔ کیونکہ ان کا (الف) اعتقاد تھا مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں مگر مسیح موعود روشن دلائل قرآنی سے اسکی موت کا ثبوت دیگا۔ (ب) وہ مسیح علیہ السلام کے دمشق میں چیل کی طرح آسمان سے گرنے کے منتظر تھے اور وہ روشن دلائل قرآنی سے مردہ کے واپس نہ آنے اور مسیح کے اسی امت سے مبعوث ہونے کا ثبوت دیگا (ج) اعتقاد تھا کہ مسیح اور خونی مہدی آتے ہی تلوار ہاتھ میں پکڑ لے گا اور جو کلمہ نہ پڑھیگا اسکو وہیں قتل کر ڈالیگا مگر یہ صلح کا شاہزادہ انکو لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۳ اور یضع الحرب سے ثابت کر دے گا کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ وہ جنگ نہیں کرے گا۔ بلکہ جنگ موقوف کر دے گا۔ (د) انکا اعتقاد تھا کہ وہ جزیہ موقوف کر دیگا یعنے شریعت محمدی کے بعض مسائل کا ناسخ بھی ہوگا مگر اسنے عملی طور پر اس پیشگوئی کے معنے سمجھا دیئے کہ اسپر ٹکس لگیگا اور بذریعہ عدالت ٹکس (جزیہ) موقوف کرا دے گا وغیرہ وغیرہ۔

اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے برق البصر فرمایا کہ موجب انکی آنکھیں پتھرانیکا یہ ہے کہ وہ سخت ظلمات عقائد میں بسبب فیج اعوج کے پڑے ہوں گے اچانک جب یہ نورانی دلائل سنیں گے حیران ہو جائینگے۔ تو اللہ تعالےٰ انکے حیرانی رفع کرنے کے لئے دو عظیم الشان گواہ پیش کریگا۔ یعنے ماہ رمضان میں خسوف کسوف ماہتاب و آفتاب کا ہوگا۔ خسف القمر کے معنے تو صاف ہیں کہ ماہتاب کو کسوف لگیگا۔ مگر جمع الشمس وَ القمر کے معنے سمجھنے کے لئے کچھ تفصیل کی ضرورت ہے۔

زمین اور چاند آفتاب کے گرد گھومتے ہیں تو بعض وقت ماہتاب و آفتاب کے مابین زمین حائل ہو جاتی ہے پس جتنا حصہ ماہتاب کے مقابل زمین واقع ہو اتنی قدر میں چاند دکھائی نہیں دیتا کیونکہ نور القمر مستفاد من نور الشمس کے مطابق چاند آفتاب سے اوسوقت اتنے حصہ میں نور نہیں لے سکتا۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چاند حائل ہو جاتا ہے آفتاب اور زمین میں گویا زمین ایک طرف ہو جاتی ہے اور آفتاب و ماہتاب ایک طرف جمع ہو جاتے ہیں اور زمین دوسری طرف رہ جاتی ہے۔

فرض کرو کہ دائرہ (الف) آفتاب۔ و دائرہ (ب) ماہتاب ہیں۔ اور انکے محاذ پر زید بیٹھا ہو تو جتنا زید کی آنکھوں کے سامنے سے ماہتاب آفتاب کو ڈھانکیگا اتنا حصہ آفتاب کا زید کو نظر نہیں آدیگا دوسری مثال میں ان دونوں نورانی ستاروں کو لمپ سے میں تشبیہ دیکر سمجھاتا ہوں آپ اپنے سامنے دو لمپ ایسی طرح رکھو کہ ایک لمپ دوسرے کا کوئی حصہ ڈھانک لے اسطرح



تو اب زید یا زمین والے اس لمپ کو نہیں دیکھ سکیں جسکا نام آفتاب رکھا ہے اب اس شکل سے صاف ثابت ہو کہ جمع الشمس والقمر کے معنے ہیں آفتاب کو کسوف لگیگا کیونکہ اسوقت ماہتاب و آفتاب

بمقابلہ زمین جمع ہوگئے ہین اسکے معنے قیامت کے نہین اس لئے کہ اول سائل کا سوال علامات قیامت سے ہے - دوسرا اگر قیامت کا ہو تو یہ جواب فضول ہے۔ تیسرا۔ سوال دگر جواب دگر ہے

چوتہا۔ قیامت کو ماہتاب کے کسوف کے کیا معنے جبکہ ماہتاب و آفتاب ایک جگہ جمع ہوجاوینگے اور آفتاب جس سے ماہتاب نور لیتا ہے وہ خود بے نور ہوجانیکا اسوقت خسوف کسوف کے کیا معنے اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ جب آفتاب بے نور ہوجاوے گا۔

اللہ تعالےٰ علیم خبیر حکیم نے جسکا کوئی کام بہی خالی از حکمت نہین بجائے تنکسف الشمس کے جو مختص ہے جمع الشمس و القمر کو جو اس سے اطول ہے اس جگہ پسند فرمایا اسمین یہ حکمت ہے کہ مسیح موعود و مہدی مسعود جری اللہ فی حلل الانبیاء آفتاب یعنے نبی بہی ہوگا اور ماہتاب یعنے امتی بہی ہوگا - دوسرا وہ بروز حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا بہی ہوگا جو آفتاب ہے یعنے خود منبع انوار و برکات ہیں اور کسی انسان سے استفادہ نہین فرمایا اور نہ کسی کے مطیع و تابع ہین بلکہ خود متبوع اور مطاع ہین - اسی لئے اس مسیح کا نام مہدی ہوگا اور بروز حضرت مسیح کا بہی ہوگا جو تابع شریعت موسوی تہے اور ماہتاب کی طرح اُس آفتاب سے مستفید تہے جسکا نام موسیٰ تہا اور اس لئے انکا نام مسیح بہی ہوگا - تیسرا شمس و قمر کا خطاب اللہ تعالےٰ بہی ان کو دیگا اس لئے اس الہام کا اشارہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین پہلے ہی سے کردیا چنانچہ وہ الہام ۲۷ دسمبر ۵ئہ مین ہوا جو الحکم و بدر اور میگزین مین بہی مفصل درج ہے - وہ یہ ہے یا قمر یا شمس انت منی و انا منک اے چاند اے سورج تو مجہہ سے ہے اور مین تجہہ سے ہون حضرت اقدس مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس الہام مین خدا تعالےٰ نے ایکدفعہ اپنے آپ کو سورج فرمایا ہے اور مجہے چاند اور دوسری دفعہ مجہے سورج فرمایا ہے اور اپنے آپکو چاند یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے میری نسبت یہ ظاہر فرمایا ہے کہ مین ایک زمانہ مین پوشیدہ تہا اور اسکی روشنی کے انعکاس سے مین ظاہر ہوا اور پہر فرمایا کہ ایک زمانہ مین وہ خود پوشیدہ تہا پہر وہ روشنی جو مجہے دی گئی اس روشنی نے اسکو ظاہر کیا یہہ ایک مشہور مسئلہ ہے - نور القمر مستفاد من نور الشمس یعنے چاند کا نور سورج کے نور سے فیض حاصل کرنے والا ہے پس اس الہام مین اول خدا تعالےٰ نے اپنے تئین سورج قرار دیا اور اسکے انوار اور فیوض کے ذریعہ سے مجہہ مین نور پیدا ہونا بیان فرمایا ہے اس لئے مین قمر کہلایا پہر چونکہ میری روشنی سے جو مجہے دیگئی اسکا نام روشن ہوا اس لئے اس بنا پر مجہے سورج قرار دیا گیا اور خدا تعالیٰ نے آپکو قمر قرار دیا کیونکہ وہ میرے ذریعہ سے ظاہر ہوا اور اس نے اپنا زندہ وجود میرے وسیلہ سے لوگون پر نمایان کیا یہہ شمس و قمر کا خطاب الہام کے دوسرے حصہ کی تشریح ہے کہ انت منی و انا منک یہ ایک ایسی نظیر ہے جو انسان کے وہم و گمان مین نہین آسکتی یہی حکمت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین بہی قمر کو مقدم بیان فرمایا جیسے الہام مین یعنے پہلے تو گمنام اور پوشیدہ ہوگا اور خسوف مین اور اللہ تعالےٰ کی روشنی کے انعکاس سے تو ظاہر ہوگا پہر ایک زمانہ مین خود کسوف مین ہوئیگا پہر اس روشنی سے جو تجہے دی جاوے گی یہہ روشنی مجہے ظاہر کردے گی۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب یہ نشان آسمانی ظاہر ہوجاوے گا اسوقت سمجہدار انسان جسکے اندر ضد نہین وہ تو بول اٹہیگا کہ این المفر یعنے اب تو دلائل اور بحث سے بات گذر گئی اب انکار اور بحث مباحثہ اور بہاگنے کی کوئی جگہ نہین۔ کَلَّا لَا وَزَرَ خبردار بہاگنا کیا اب تو شامت انکار کے سبب طاعون و زلازل آجائینگے اور انکو کوئی جائے پناہ نہ رہے گی - اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ اب تو جائے قرار سوائے رب کے اور کوئی نہین یعنے جو صدق دل سے مسیح موعود کو مان لینگے اللہ تعالےٰ کے فضل سے بچ سکتے ہین (۱۰) وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ پ۱۸ اللہ تعالےٰ مومنین صالحین کے ساتہہ جو تم مین سے ہون اس طرح وعدہ کرتا ہے جسطرح تم سے اگلون یعنے موسوی شریعت والون کے ساتہہ کیا تہا کہ ان کو خلیفہ بناتا رہے گا۔ اور حسب الحکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا کی آخری خلافت مین یہ مثلیت ہوگی کہ جیسے حضرت عیسےٰ علیہ السلام چودہوین صدی پر خدائی خلیفہ ہوئے تہے اسیطرح اس امت مین بہی خاتم الخلفا چودہوین صدی پر ہوگا - اس آیت شریف مین صرف پیشگوئی ہی نہین فرمائی بلکہ اس کے آخر پر فرمایا

وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ - اسکا منکر فاسق ہوگا

(۱۱) یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ پ۸ یعنے اے اولاد آدم ضرور ضرور تمہارے پاس رسول آئینگے اور اللہ تعالےٰ کی آیات تم پر پڑہینگے - تفسیر کبیر مین کہ اس سے مراد آیات قرآنی ہین ابن کثیر نے لکہا ہے سیبعث الیھم رسلا ان کی طرف ضرور ضرور رسول بہیجیگا - شاید کوئی مخالف اسجگہ یہہ دہوکہ دے کہ بنی آدم سے مراد قبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لوگ ہین تو اس دہوکہ مین آنا نہین چاہئے اول جہان گذشتہ انبیا کا ذکر ہوتا ہے وہان بطور حکایت ذکر ہوتا ہے بخلاف اس کے یہان نون موکدہ کے ساتہہ اس مضمون کو موکد کردیا ہے۔

دوسرا یہ سورہ بنو جرہم کے جواب کے لئے نازل ہوئی کہ وہ ننگے طواف کیا کرتے تہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو فرمایا تم تو آدم کی اولاد ہو وہ ایسا لباس کا پابند تہا کہ جب کسی سبب سے مجبوراً بلا اختیار خود ننگا ہوگیا تو درختون کے پتون سے اپنا بدن ڈہانک لیا تم اسکی اولاد کا دعوے کرکر اور پہر یہ دعوے کرکر کہ وجدنا علیہ اباءنا پہر اپنے اس اب کے برخلاف ننگے ہوتے ہو اس قسم کے الفاظ وقت ضرورت قرآن مجید مین خصوصاً استعمال ہوتے ہین جیسے یا ابن ام اے مان کے بچے - یعنے جب موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو غضبناک ہوکر پکڑا تو انہون نے زیادہ رحم دلانے کے لئے یا ابن ام کہا اسی طرح یا بنی اسرائیل - اللہ تعالےٰ یہود کو شرم دلانے کے لئے اس لفظ سے مخاطب کرتا ہے کہ تم جسکی اولاد ہو وہ تو خدا کا بہادر سپاہی تہا - تم کیسے ناخلف پیدا ہوئے۔ غرض یہان بہی اللہ تعالےٰ نے انکو یا بنی آدم سے مخاطب کیا ہے۔

(۱۲) کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ پ۲۸ - لکہدیا ہے اللہ نے کہ مین اور میرے رسول ضرور ضرور غالب ہی رہینگے۔

(۱۳) اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا پ۲۴ ہم ضرور مدد دیتے ہین اور مدد دیا کرینگے اپنے رسولون اور مومنون کو اسی دنیا مین - اگر کہو کہ ان تینون آیات مین رسل کا لفظ جمع ہے اور مرزا صاحب ایک ہین - اس کا جواب وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ کی تفسیر مین یعنی فضیلت نمبر ۱۸ مین مفصل لکہا جاوے گا۔

(۱۴) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ پ۶ یعنے آج مینے جو کچہہ توحید الہی و جزا و سزا و حلال و حرام کے متعلق ضروری تہا وہ کامل طور پر بیان کردیا - اور اس نعمت کا اتمام یعنے تمام روئے زمین پر اسکی تبلیغ ہی کردی یعنے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اب ان کے بعد کسی نبی صاحب شریعت کے آنے کی ضرورت نہین رہی اسی طرح اس نعمت کی کامل اور پوری تبلیغ تمام روئے زمین پر مسیح موعود کے زمانہ مین تمام ہوگی جو وہ خاتم الخلفاء ہوگا - جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اسمین اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کی نہایت ہی عظمت شان بیان فرمائی ہے -

ایک تو مماثلت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ دی گئی - ختم نبوت و خلافت مین - دوسرا فرض منصبی کے بیان کرنے سے کہ تمام زمین پر اسلام کو پہونچائیگا - تیسرا تائید الہی کے بیان سے کہ فی الواقع وہ اس منصب کو پورا ہی کردے گا۔ یعنے تمام روئے زمین پر تبلیغ اسلام کردیگا جیسے دوسری جگہ فرمایا لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ - چوتہا - بلحاظ نفع رسانی کے یعنے اسکے وجود باجود سے تمام روئے زمین کو دینی اور دنیوی منافع حاصل ہونگے - پانچوان - اس نعمت کو یعنے تمام کیا یعنے اسکے زمانہ مین اللہ تعالےٰ نے تمام ایسے وسایل اور سہولتین پیدا کردیگا جو تبلیغ عام کے لئے اسکے زمانہ مین ضروری ہونگے۔ چنانچہ فرماتا ہے

(۱۵) وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ پ۳۰ جبکہ تمام کتابین اخبارات اشتہارات اور دوسری خبرین بذریعہ ڈاک مطبع تار کاغذ سازی کی مشینین ریلوں کے شایع ہونگے۔

(۱۶) وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ پ۳۰ جب اونٹنیان دس ماہی معطل ہوجائینگی - یعنے اونپر سفر نہ کیا جاوے گا کیونکہ انکا نعم البدل ریل موجود ہوگی - حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر مین فرمایا ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا اونٹنیان متروک ہوجائینگی یعنے اون پر سفر نہ کیا جاوے گا۔

(۱۷) وَاِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۳۰ دخترکشی کی بابت باز پرس ہوگی کہ بے گناہ کیون قتل کی گئی - یعنے ایسا امن کا زمانہ ہوگا کہ ضعیف سے ضعیف اور بیکس سے بیکس اور کس مپرس سے کس مپرس کی تکلیف اور ظلم کی بابت باز پرس ہوگی - کیونکہ ایسے لڑکے سے زیادہ کوئی کس مپرسی کی حالت مین نہین کیونکہ جو اسکی غمخوار مددگار تکلیفون کے دور کرنے والے ظالم کے ظلم سے چہڑانے والے ہین وہی اسکے قاتل ہین - اور ایسے مظالم کی رپوٹ کرنی تہی وہی اس ظلم کے چہپانے کے ساعی ہین - اس لئے اس سے زیادہ کوئی بیکس نہیں جب اسکے متعلق بہی باز پرس ہوگی تو پھر کیسے امن کا زمانہ ہوگا سو یہ بات آج برٹش گورنمنٹ کے عہد مبارک مین ہمکو اللہ تعالےٰ کے فضل سے میسر ہے فالحمد للہ علےٰ ذالک

(۱۸) وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۲۹ جب رسول اپنے وقت مقررہ پر آجائینگے یہان لفظ رسول جمع ہے یعنے وہ مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء ہوگا - یعنے بہت سے انبیاء کا بروز ہوگا جیسے بروز محمدی کے لحاظ سے اسکا نام احمد ہے جیسے حضرت مسیح نے بہی یاتی من بعدی اسمہ احمد مین تصریح فرمائی بروز مسیح کے لحاظ سے مسیح ہوگا بروز کرشن کے لحاظ سے کرشن ہوگا علاوہ اس کے اللہ تعالےٰ نے بذریعہ الہام اور بہت سے انبیاء ابراہیم موسیٰ یوسف داؤد وغیرہ کا بروز بہی فرمایا ہے جنکی تصریح براہین احمدیہ مین مختلف مواقع پر موجود ہے -

غرض فضائل حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کہا نتک لکھون - اگر صرف وہی فضائل لکھے جاوین جو قرآن مجید میں ہیں تو یہ خط ایک بڑا رسالہ بلکہ کتاب بن جاتا ہے - پھر احادیث اور اقوال اولیاء اللہ اس کے علاوہ ہین -

ہان آپنے فضائل حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مین ان کا داماد رسول ہونا لکھا ہے - اول مرزا - دوم - اگر دامادی فضیلت ہے تو حضرت ذی النورین زیادہ افضل ہین - کہ جنکے گہر مین دو صاحبزادیان - تیسرا - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ۲۶ یعنے اللہ تعالےٰ کے نزدیک زیادہ عزت اسی کی ہوگی جو زیادہ متقی ہوگا - اور یہ آیت نسبی رشتہ داری کے موقع پر ہی فرمائی - پہر اس کے مطابق امر خلافت مین اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ خود حضرت صدیق فاروق ذی النورین کو الاول فالاول خلافت دیکر اسپر عمل کرکر دکہا دیا -

چوتہا - ایک چور کی سفارش پر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر محمد کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو اسکا ہاتہہ بہی کاٹا جاتا اس سے صاف فرما دیا کہ رشتہ داری معاملہ دین مین کوئی چیز نہین -

پانچوان - یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفْ لَہَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ۲۲ یعنے اے نبی کی بی بیو اگر تم سے کوئی ناجائز کام سرزد ہوگا تو تم کو بہ نسبت اور لوگون کے سزا زیادہ ہوگی -

چہٹا - فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَہُمْ ۱۸ یعنے نفخ صور ہونے پر کوئی رشتہ داری کا لحاظ نہو گا -

ساتوان - نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمْ بِذُنُوْبِکُمْ ۶ یہود نصاریٰ نے کہا ہم تو خدا کے بیٹے ہیں کہ اولاد انبیاء ہین اس لئے ہم محبوب بہی ہین اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر رشتہ داری کا لحاظ ہوتا تو تمکو عذاب نہ ہوتا کیا کسی زانی کو آتشک سوزاک اس سبب سے نہین ہوتا کہ وہ سید ہے -

انا مدینۃ العلم و علےٰ بابہا کے تو یہ معنے ہین کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو علوم لا تعد و لا تحصی دی گئی تہی ان کا ظہور مختلف دروازون سے ہوگا منجملہ اور دروازون کے حضرت علی بہی ایک دروازہ (ہیں) جیسے ...... بڑے بڑے شہرون کے بہت دروازے ہوتے ہین - ورنہ ایک دروازہ تو چہوٹے سے چہوٹے گاؤن کا بہی نہین ہوتا - چنانچہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو صحابہ اَعْلَمُنَا سب سے زیادہ علم والا کہا کرتے تہے - انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ یہہ ایک پیشگوئی ہے جو ٹہیک ٹہیک لفظ بلفظ پوری ہوئی یعنے جیسے خلافت موسیٰ کی حضرت ہارون نہین سنبہال سکے اور انکی خلافت مین فساد ہوگیا اسی طرح تو بہی خلافت نہ سنبہال سکے گا - اور تیرے زمانہ خلافت مین فساد ہو جاوے گا - اور جیسے ہارون کو ضعیف سمجہکر قتل کرنے کا ارادہ قوم نے کیا تہا ویسا ہی حضرت علی کو بہی قوم نے ضعیف سمجہکر شہید کر ڈالا - قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۹ یعنے اے میری ماں کے بچے قوم نے مجہے ضعیف سمجہکر قتل کرنا چاہا تہا -

اب غور کرو کہ صرف اسی ایک بات مین مرزا صاحب کی فضیلت کسقدر ثابت ہوتی ہے کہ جو فسادات تیرہ سو سال مین جمع ہوئے ہوئے - اور جن فسادات کی عظمت اسقدر تہی کہ تمام انبیاء اپنی اپنی امت کو اس سے ڈراتے رہے ان سب کے ازالہ کے لئے مرزا صاحب مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت قرآن مجید مین انکی کامیابی کی بہی خبر دیدی - مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہ زمانہ ملا جسکی اصلاح اول حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پھر صحابہ کبار علی الترتیب کر چکے تہے - اوس زمانہ اصلاح شدہ کو بہی نہ سنبہال سکے -

علاوہ اسکے مرزا صاحب رفع فسادات اندرونی و بیرونی تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے - اور کامیابی کا تاج اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت ہی انکے سر پر رکہدیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ فساد اندرونی جو اسی زمانہ مین صرف جزیرہ نمائے عرب مین پیدا ہو گیا تہا نہ مٹا سکے -

صرف کسی کا نام شیر یزدان غالب علی کل غالب رکہہ لینے سے کوئی شیر اور غالب نہین بن سکتا کام دکہلانا چاہئے -

علاوہ اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ الہام نہ قرآن مجید مین ہے نہ احادیث مین اور نہ خود حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ مین مبعوث ہوا ہون - ہان پیران نمی پرند و مریدان مے پرانند والی بات ہے مگر مرزا صاحب نے تو خود دعوے الہام کیا انکی سچائی کی شہادت اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیگر اولیائ نے آسمان نے زمین نے ستارون نے طاعون نے منع حج نے زلازل نے وغیرہ وغیرہ نے دی -

حکیم فضل دین از قادیان

مراسلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مکرمی اڈیٹر صاحب زاد عنایتہ -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مندرجہ ذیل چند سطور اپنے اخبار مین درج فرماکر مشکور فرمادین -

اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ
کا
ایک اور نشان

حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کے الہام بالا کے چند مخالفین یہان نشانہ ہوئے ہین - اور نہایت کہلے طور پر نشان ظاہر ہوا ہے - لیکن ایسے نشانون سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹہا سکتے ہین - جن مین سعادت کا کوئی مادہ باقی ہو - یہان ایک پارٹی حضرت اقدس کے مخالف اشخاص کی تہی - جنہون نے حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کی تکذیب اور ان کی تعلیم پر نکتہ چینی اپنا فرض سمجہہ رکہا تہا - ان مخالفین مین سے قاضی محمد اکبر خان مخالفت اور بدگوئی مین سب سے بڑہا ہوا تہا - اور احمدی جماعت کے افراد کے ساتہہ لڑنا - جہگڑنا - اسی کا کام تہا - جب تک وہ یہان بہ حیثیت سرکاری عہدہ دار کے رہا - علاوہ دیگر فرائض کے مرزا صاحب کی بدگوئی اور غیبت کرنا اوس کا بڑا فرض تہا - آخر کار اسکی زبانی مناظرات و خرافات کا نتیجہ کتاب مسمی بہ موازنۃ الحقائق مین ظاہر ہوا - جو اس نے ہزارہ کے دو تین ملانون کی تائید سے زبان فارسی مین لکہی - اور اس نے اس کتاب مین یہان تک غلو کیا - کہ یہان تک لکہہ دیا کہ احمدی جماعت کے افراد کا قتل کر دینا گناہ کی بات نہین - اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم شہید کے واقعہ شہادت کا ذکر کرتے ہوئے لکہا کہ امیر حبیب اللہ صاحب والی ملک افغانستان کے جملہ گناہون کی مغفرت کا باعث صرف یہی ایک واقعہ ہو سکتا ہے - جو اس نے ایک احمدی کے قتل کرنے مین دلیری سے کام لیا - مجہے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ یہ کتاب ملک افغانستان مین کسی طرح سے امیر صاحب کی خدمت مین روانہ کی گئی - لیکن وہان سے مصنف کو کوئی تسلی بخش جواب نہین ملا - اور شاید اس غرض سے زبان فارسی مین تحریر کی گئی ہو - جو لوگ کہ قاضی موصوف سے ذاتی واقفیت رکہتے ہین - انکو اچہی طرح سے معلوم ہے کہ اسکے دل مین اس جماعت کی طرف سے کسقدر عناد اور بغض ہے - اور مین یہ کہنے کو تیار ہون - کہ وہ حضرت صاحب کے دیگر

دیگر مخالفین و مکفرین سے اگرچہ علم مین بہت کمتر درجہ پر ہے اور علوم دینی سے بالکل نابلد ہے - لیکن دشمنی اور حسد مین ان سے اس کا درجہ کسی طرح سے بہی کم نہین -

مینے مصنف موصوف کی اس اندرونی حالت کی اطلاع اپنے آقا و مولیٰ حضرت امام الوقت کو بہی بذریعہ خط دی - اور بمواجہہ چند احباب قادیان مین بہی حضرت اقدس کی جناب مین ذکر کرنے کا موقع ملا - کتاب مذکور کو مولانا محمد احسن صاحب فاضل امروہی کیخدمت مین روانہ کر کے التماس بہی راقم نے کی تہی کہ اس کا جواب زبان فارسی مین ہی تحریر فرمایا جاوے - پہر مولانا موصوف نے لکہا کہ مصنف کتاب "موازنۃ الحقایق" اہل علم معلوم نہین ہوتا - اسلئے وہ فاضل امروہی کا مخاطب صحیح نہین اور کہ انہون نے صرف اس عاجز کی تحریک پر کتاب مذکور اسسٹنٹ ایڈیٹر الحکم کو بدین غرض دیدی ہے کہ وہ فارسی مین اسکی لچر و لچ اعتراضات و خرافات کا جواب لکہین - چنانچہ جن احباب کی خدمت مین اخبار الحکم جاتا ہے وہ اس سے واقف ہین - کہ تہوڑی مدت تک کتاب موصوف کا جواب اخبار الحکم مین بزبان فارسی چہپتا رہا ہے -

اسی زمانہ سے قبل کہ قاضی موصوف نے حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کا اعلان شروع کیا - حکام بالا دست کو اوس کی طرف سے کوئی شکایت نہین تہی - اور وہ آہستہ آہستہ بتدریج ترقی کرتا رہا - لیکن جونہی کہ کتاب "موازنۃ الحقایق" کے مسودات لکہنے اور مرتب ہونے شروع ہوئے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قاضی موصوف پر آفت پر آفت کا سامنا ہوتا رہا - چنانچہ سب سے اول جناب میجر ڈاسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ کی ناراضگی کا ظہور کئی پہلوؤن مین قاضی موصوف کے برخلاف شروع ہوا جسکو وہ احباب اچہی طرح سے جانتے ہین جو وہان رہتے ہین - چونکہ مصلحت نہین ہے کہ ان تمام ابتدائی واقعات کو درج پبلک اخبار کیا جاوے - اس لئے مین ان کی نسبت سکوت اختیار کرتا ہون اور صرف اتنا کہنا چاہتا ہون کہ آخر قاضی موصوف کو اپنی ملازمت تحت صاحب بہادر موصوف مشکل نظر آنے لگی اور آپ نے ایک سال سے کچہہ زاید رخصت حاصل کی - اور دوستون مین مشہور کیا - کہ قاضی صاحب نے حج کا ارادہ کیا ہے - اور بیت اللہ تشریف لیجاوین گے - اس عرصہ مین کتاب شایع ہو چکی تہی - اور قاضی موصوف نے کتاب جسکی معمولی طور پر ۶ ریا ۸ رقیمت ہو سکتی تہی - بخیال تجارت یا نفع رسانی خلقت عسہ قیمت مقرر کی - اور دوستون کو خود بخود وی پی کر کے نسخہ جات ارسال کر دئیے - شاید یہہ اسلئے ہوگا کہ قاضی صاحب کو حج بیت اللہ مین زاد راہ مین کافی مدد مل جاوے -

لیکن مین بہرحال مشکور ہون کہ مجہے ایک کاپی مفت عنایت کی گئی - جسکو مینے فاضل امروہی کیخدمت مین ارسال کیا تہا -

مجہے ان واقعات کے درج کرنے کی ضرورت نہین ہے - جو درمیان قاضی موصوف و حکام بالا دست زبانی طور پر گذری - ہان صرف اتنا کہنا چاہتا ہون کہ رخصت حاصل کر کے قاضی صاحب موصوف وطن مالوف تشریف لیگئے - اور تہوڑے عرصہ مین ہی ایک مقدمہ قتل کی وجہ سے جو ان کے کسی نزدیکی رشتہ دار پر ہوا - بہت عرصہ تک متوحش رہے - سنا گیا ہے کہ وہ رشتہ دار اس وقت عبور بدریائے شور ہو گیا تہا - بہرحال قاضی صاحب موصوف کی اس زمانہ کی زندگی نہایت پریشانی مین گذری - خود اون کے اون خطوط سے ظاہر ہوتی ہے جو انہون نے اس زمانہ مین وقتاً فوقتاً اپنے ان احباب کو لکہے جو آن کے ہم خیال و ہم زبان تہے - یہہ واقعہ ابہی تازہ ہی تہا کہ ایک دوسرے خون کے مقدمہ مین قاضی صاحب کے برادر حقیقی پر اشتباہ ڈالا گیا - جسمین بہی خلجانی و پریشانی اُن کے لاحق حال رہی - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ان کا بہائی علاقہ غیر مین چلا گیا تہا - اور قاضی صاحب موصوف کو اس وجہ سے بہی زیادہ حیرانی و سرگردانی تہی - یہہ ہر دو واقعات اسی ایک سال کے اندر اندر کے ہین جب آپ رخصت پر تشریف رکہتے تہے - احباب بڑے شوق سے منتظر تہے کہ اب قاضی صاحب اپنی جگہ پر واپس آکر کرسی عدالت پر رونق افروز ہوتے ہین - کیونکہ رخصت کے ایام گذرنے کے قریب تہے کہ یکایک ایک اڑتی ہوئی خبر کان مین پہنچی کہ قاضی صاحب اپنے عہدۂ تحصیلداری سے موقوف ہو گئے ہین - اور آخر وہ الہام "اِنِّی مُهِینٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ" کا انکے حق مین نہایت واضح طور پر پورا ہو گیا ہے - سنا ہے کہ جناب ریونیو کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی نے جو نہایت ہی بیدار مغز اور منصف مزاج ہین - جو صوبہ سرحدی کے حالات سے نہایت اعلے درجہ کی واقفیت رکہتے ہین ایک بڑے لمبے فیصلے مین یہہ موقوفی کا حکم لکہا ہے - غالباً اس حکم کی نقل سے بہت عمدہ عمدہ امور ظاہر ہون گے - جو اہل بصیرت کے لئے قابل عبرت ہون گے - اور امید ہے کہ پشاور کی جماعت مین سے کوئی احمدی بہائی اس حکم کی نقل اردو یا انگریزی مین لیکر اور شایع کروا کر لوگون کی دلچسپی کو بڑہا دیں گے -

یہہ مختصر حالات ہین اس شخص کے جس نے کتاب "موازنۃ الحقایق" برخلاف حضرت مرزا صاحب امام الوقت لکہی اور خود اسی دنیا مین اپنے ہاتہون سے دوزخ تیار کروایا اور خدا کی وحی کے نیچے آکر خود ذلیل ہو گیا - کیا یہ واقعہ اہل بصیرت کی آنکہین نہین کہولیگا ؟ - اور کیا اہل دل اس سے عبرت نہین حاصل کرینگے ؟ یہہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک دنیا کا کیڑا خدا کے فرستادہ اور مامور کا مقابلہ کرے اور عزت پائے ؟ - اگر ایسا ہو تو دنیا مین اندہیر مچ جاوے - اور خدا کے پرستارون کی بے وقعتی شہرۂ آفاق ہو جاوے -

مسلمانون کو چاہئے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کرین اور بتلائین کہ کیون ایک دنیا دار اپنی دنیا داری کے رنگ مین ہی پکڑا گیا اور ذلیل ہوا - کیا اس سے بڑہکر بے عزتی ایک شخص کے لئے ہو سکتی ہے کہ تحصیلداری کے عہدہ سے موقوف کر دیا جاوے - جس کی حصول کے لئے اپنی زندگی کا بہترین حصہ خرچ کیا ہو - اور اس طرح مامور کی مخالفت کر کے خود اپنی ذلت اور خواری کا بیج اپنے ہاتہون سے بوئے -

باقی ان کے یاران طریقت کا حال جنہون نے مرزا صاحب کی مخالفت کی پہر کبہی تحریر کرون گا - لیکن اتنا عرض کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ ان مین سے ہر ایک پر کوئی نہ کوئی سخت مصیبت اسی قسم کی پڑی جیسی کہ مصنف کتاب پر - وہ بہی عہدہ داران سرکاری تہے - دو موقوف ہو گئے - اور ایک عرصہ تک معطل رہا - انکے حالات دوسری دفعہ ابلاغ خدمت کرونگا - یہہ نشان ہر طرح سے پورا ہوا -

فالحمد للہ علے ذالک

والسلام

عاجز نور احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حاجی علیجان صاحب دہلوی مرحوم کی مسجد اور اوسکی اہل حدیث

حضرات اہل حدیث کو خصوصاً اور دیگر اہل اسلام کو عموماً واضح ہو کہ مسلمانان مدعیان عمل بالحدیث کی اخلاق فاضلہ اور تبحر علم کے نمونے اگر دیکہنے منظور ہون تو ہمارے مندرجہ ذیل واقعہ کو سنکر اس باغ کی بہار کا اندازہ کرلین - اگرچہ مین بہی اہل حدیث ہون اور منشی محمد یعقوب صاحب بہی اہل حدیث ہین جنکا ذکر اس بیان مین آگے چلکر آوے گا مگر خدا کا شکر ہے کہ مین غالی اہل حدیث نہین ہون اور نہ ایسا عامل بالحدیث ہون کہ مقلدون کی بہی کان کاٹون یعنے جس طرح وہ تقلید مین باوجود تحقیق ہو جانے کسی مسئلہ کے پہنسے رہتے ہین اوسیطرح مین بہی حدیث کو قرآن کا قاضی اور حاکم سمجہون اور مستغاثہ قرآن کو حدیث کی عدالت مین پیش کرون -

اللھم احفظنا من ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ -

اب وہ واقعہ بیان کرتا ہون جو عاملان بالحدیث اور وارث انبیا کے علو اخلاق کا نمونہ ہے - چند یوم ذکر ہے کہ یہ عاجز ہمراہی اپنے ایک دوست منشی محمد یعقوب صاحب اہل حدیث بغرض ادائے نماز مغرب حاجی علی جان صاحب مرحوم کی مسجد واقعہ کوچہ خانچند مین گیا - جماعت اول ہو چکی تہی - خاکسار نے منشی صاحب سے کہا آپ نماز پڑہا دیجیے - منشی صاحب نماز پڑہانے لگے اور چند اشخاص دیگر بہی جو بعد مین آئے تہے شامل جماعت ہو گئے - بعد ادائے سلام مولوی احمد اللہ صاحب امام مسجد ہذا نے جو کہ اپنے زعم مین بڑے عامل بالحدیث اور مناظرہ میں بہی آپ بے نظیر ہیں ایک طالب علم کو بہیجا کہ جاکر دریافت کرو - منشی صاحب کا مذہب کیا ہے ؟

طالب علم - آپ کون ہین اور آپکا مذہب کیا ہے ؟
منشی صاحب - مین مسلمان ہون محمدی المذہب ہون -
طالب علم - تم قادیانی تو نہین ہو ؟
منشی صاحب - مین پانی پت کا رہنے والا ہون -

یہہ باتین ہو رہی تہین کہ ایک اور مولوی صاحب جو یہہ اپنی تئین بڑا موحد - متقی اور پکا اہل حدیث

سمجھنے میں کالب علم سے کہنے لگے کہ ان سے پوچھو تمہارا عقیدہ کیا ہے "

افسوس ہے آپ کے علم اور عقل پر کہ ایک شخص اقرار کر رہا ہے میں مسلمان ہوں - اور نماز بھی اہل حدیث کی طرح آمین بالجہر اور رفع یدین کے ساتھ پڑھتا ہے - علاوہ ازیں یہہ کہ منشی صاحب سے آپ کی ملاقات بھی دیرینہ ہے اور پھر دریافت کرتے ہیں کہ عقیدہ تمہارا کیا ہے ؟

سبحان اللہ باوجود مولوی اور مدرّس ہونے کے بھی آپ کو آجتک خبر نہیں کہ اہل اسلام کا عقیدہ کیا ہوتا ہے - اسی گفتگو میں ایک اور اہل حدیث فرماتے ہیں - کہ تم مرزا قادیانی کو کیسا سمجھتے ہو؟ اس عاجز راقم مضمون نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو تمام دنیا کے موجودہ مسلمانوں سے افضل جانتے ہیں - بس اتنا کہنا تھا کہ ؎

چاروں طرف سے کفر کا انبار لگ گیا
گویا کہ ان کی جان پہ ہتھیار لگ گیا

اور مکفرین کا گروہ مقابل میں یہ کہہ رہا تھا کہ تم بھی کافر ہو جب تک مرزا کو کافر نہ کہو - دیکھئے عاملان بالحدیث یہہ ہے مسجد اہل حدیثوں کی جس میں سہسوانی جیسا فاضل درس قرآن و حدیث سنایا کرتا ہے اس روزمرّہ کے درس و تدریس سہسوانی کی یہ تاثیر ہوئی کہ کس زور شور سے مسجد میں کفر کی بارش ہو رہی تھی - اسی بارانِ کفر میں ایک حنفی صاحب بھی دیو کی طرح برس پڑے یہ ایک بازاری آدمی ہے اور گوٹہ فروشی کا کام کرتا ہے اور ساری عمر اسکی گندم نمائی جَو فروشی میں گذر گئی ہے - حقیقت میں یہ شخص حنفی المذہب بھی نہیں ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو فرمایا ہے کہ جس شخص میں ننانوے وجوہ کفر کی ہوں اور ایک علامت اسلام کی اوسکو بھی کافر مت کہو - مگر اس مقلّد نے امام اعظم صاحب کے حکم کو بھی قرآن و حدیث کیطرح ایک صادق کی عداوت کے باعث بالائے طاق رکھکر برسوں کا کفر جو پیٹ میں بھر گیا تھا ایک دفعہ ہی اُگل دیا اور صحن مسجد میں سبّ و شتم کا وظیفہ - لعن طعن کا ورد ایسا شروع کیا گویا ان کا عمل بالحدیث اور تقلید امام صاحب کا نظر آگیا اسپر اس کمترین نے گروہ مکفرین اسلام سے یہہ سوال کیا کہ مسلمانوں کو کافر بنانے کی تمہارے پاس قرآن و حدیث سے کوئی دلیل بھی ہے - تو جھٹ سے ایک نیم ملّا خطرۂ ایمان بول اٹھے کہ قرآن سے دلیل سنو -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ "

سبحان اللہ کیا دلیل فی البدیہہ اور لاجواب ہے

درحقیقت مرزا صاحب نے سچ فرمایا ہے میں مخالفوں کے حق میں کہ ؎ مردہ اند و فہم شان مردار ہم -

مجھے ان کی اس قرآن دانی اور قوت بیانی پر ہنسی بھی آئی اور افسوس بھی ہوا - اسی خیال میں یہ نظم بھی بنے لکھی ہے -

یہ قرآن دانی غضب ڈھا رہی ہے
مجھے پیٹ بھر کر ہنسی آ رہی ہے
گھٹا ابر جہل کی چھا رہی ہے
حدیث ان پہ لعنت بھی برسا رہی ہے
پھر ان بیوقوفوں کی تقریر دیکھو
اور ان بے تمیزوں کی تکفیر دیکھو
نہیں دین میں انکو کچھ بھی لیاقت
کہ ظاہر ہے باتوں سے انکی حماقت
حدیثوں پہ چلنے کی ہے یہ علامت
مسلمان کو کافر کہیں از جہالت
فقط جانتے ہیں یہ کھانا کمانا
امامت کا کرنا نمازیں پڑھانا
خدا کیلئے کام ان کا نہیں ہے
امامت جماعت یہ سب عارضی ہے
یہہ وعظ و نصیحت بھی اک سرسری ہے
یہہ بس ایک تنخواہ کی حاضری ہے
کہیں جھاڑو دینے پہ ان کا گذرا
کہیں پانی بھرنے پہ ان کا سہارا
نہ ہے علم قرآن نہ قوت بیانی
یہ ہیں سارے دعوے بس انکی زبانی
حیات مسیح ہے انہوں نے جو مانی
لئے پھرتے ہیں ایک پرانی کہانی
نہ قرآن میں ذکر اسکا کہیں ہے
حدیثوں میں ملتا نشان تک نہیں ہے
نہ قرآن پر انکی مطلق نظر ہے
احادیث پر بھی نہ انکا گذر ہے
بنے مولوی پر نہ انکو خبر ہے
خدا ہے کہاں اور کعبہ کدھر ہے
کہیں لام تاکید نون ثقیلہ
اسی طرح کرتے ہیں یہ مکر و حیلہ

راقم عبدالقادر عرف منشی قادر بخش برف خانہ کوڑیا پل دہلی اہل حدیث و خریدار اخبار اہل حدیث ۱۳ اپریل

ایک اور نشان ظاہر ہوا

بنگر اے قوم نشانہا خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بر چشم نشانے ست کبیر

اللہ تعالےٰ کے رسلین کی تکذیب اور ان سے استہزا کرنا کبھی اچھے اور نیک نتائج پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوا - مرسلین و مامورین کی تاریخ پڑھو اور خدا کے راستباز بندوں کے کوائف اور سوانح پر نظر کرو تو اس کتاب کے اوراق کا ایک بڑا حصہ خون سے لکھا ہوا نظر آئیگا - یہہ خونی اوراق خدا تعالیٰ کی ان قہری تجلیوں کے ظہور کو دکھاتے ہیں جو آیات اللہ کے مکذبین پر جلوہ گر ہوئیں -

افسوس ہم جو مسلمان کہلاتے ہیں اور قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں باوجودیکہ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے انجام کو پڑھتے ہیں مگر پڑھتے ہوئے نہیں سمجھتے اور سنتے ہوئے نہیں سوچتے + اسلئے کہ جب خدا تعالےٰ کا مامور ہم میں آیا تو اکثروں نے اسی سنت خبیثان کے موافق استہزا اور تکبر کے ساتھ ہمکا مقابلہ کیا اسنے ہرچند گرمایا اور خدائے غیور کے عذاب سے متنبہ کیا مگر زمانہ کے امتداد کے ساتھ طبیعتیں کچھہ ایسی سخت اور دل کچھہ ایسے مسخ ہو چکے تھے کہ اسکی انا اول المومنین کی آواز سنتے ہوئے بھی اسے دجّال اور کذاب کہا گیا - اہ ! اور اسکی تخریب اور استیصال کے لئے جہانتک انسانی طاقتیں تجاویز اور مکاید کر سکتی تہیں کی گئیں - کرنے والے باوجودیکہ اپنے منصوبوں میں نامراد رہے مگر اس قساوت قلبی کا برا ہو کہ اس نے پھر بھی ماننے ندیا - چاہئے تو یہ تھا کہ اپنی ناکامی اور نامرادی کو دیکھہ کر اللہ تعالےٰ کی اس نصرت اور تائید سے حیران ہو جاتے جو اس راستباز کی ہو رہی تھی اور ہو رہی ہے جسے انہوں نے کاذب سمجھا مگر نہیں اسپر بھی دلیری اور بے باکی اور بڑھی - نشان پر نشان دیئے گئے - لیکن یہ لوگ اپنے منہ پھیرتے رہے - آخر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اپنی قہری تجلیوں کا سلسلہ شروع کیا اور قحط - طاعون - زلزلہ اور دیگر امراض جان ستان نے دنیا کو حیران کیا مگر افسوس ہے نادان انسان تو ان بلاؤں کو بھی اپنے سر لیتا ہوا معرفت کیطرف قدم نہیں اُٹھاتا - عام نشانات کو چھوڑ کر مختلف قوموں کو مختلف قہری نشان دیئے گئے لیکن فائدہ اٹھانیوالے بہت ہی کم نکلے - پھر عام نشانوں میں ایک خصوصیت کا رنگ پیدا ہوا اور اِنّی مُهِينٌ مَن اَرَادَ اِهَانَتَك کے نشان نے مختلف صورتوں میں جلوہ نمائی کی - نہ ماننے والوں نے بے عزتیاں سہیں تکالیف دیکھیں مگر ڈھٹائی کو نہ چھوڑا انا للہ و انا الیہ راجعون -

پس ایسے لوگ ہر نشان کو دیکھہ کر منہ پھیر لیتے ہیں - انکے لئے کسی نئے نشان کی تلاوت اور ذکر شاید مفید نہ ہو - مگر جیسا کہ تجربہ نے دکھایا ہے کہ سعادتمندوں نے ہر نشان کے ظہور پر فایدہ اٹھایا اور خدا تعالےٰ کی طرف ایک قدم اور بڑھایا ہے اسلئے میں اس عظیم الشان نشان کو ظاہر کرتا ہوں جو ابھی ابھی اسی مہینے میں جموں میں ظاہر ہوا - اور جہاں خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ ایک مکذب مفتری کو کھا گئی - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جموں میں چراغدین نام ایک شخص تھا جسے الہام کا بھی دعوےٰ تھا اور وہ اولاً اس سلسلہ میں شامل ہونیکا مدعی تھا - مگر بدقسمتی سے اسنے ایک رسالہ لکھا جس میں خدا تعالےٰ کے قایم کردہ سلسلہ کی سخت ہتک کی اور اس میں بڑی بڑی تعلیاں کیں خدا تعالےٰ کے مبارک سلسلہ کے اولین اور سابقین انصار کی توہین کی اور خود رسالت کا مدعی ہوا - اسپر حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دافع البلاء نام کتاب میں بڑی وضاحت کے ساتھ اسکی اس رسالت کی اصلیت کھولدی اور اسکو خدا تعالےٰ کے آنیوالے غضب سے ڈرایا مگر اسکے سر پر شامت اعمال کا جن سوار تھا -

کچھہ دنوں بعد عیسائیوں کی صحبت اور انکے دام تزویر نے اسپر اور ملمع کیا اور اسنے کھلم کھلا خدا کے برگزیدہ بندہ کی توہین کی اور معاذ اللہ مسیح موعود کو دجّال قرار دیا اور آپ اسکی ہلاکت کا مدعی ہوا - وہ نہیں جانتا تھا کہ پہاڑ سے سر ٹکرا کر سر سلامت رہنے کا خیال ایک بیہودہ خیال ہوتا ہے - پس کتاب میں جسکا نام منارۃ المسیح ہے - اسنے بہت کچھہ سبّ و شتم سے کام لیا ہے - اور عیسائیوں نے اسکی حمایت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا - نام کے مسلمان اخبار نویسوں نے محض سلسلہ احمدیہ کی عداوت کیوجہ سے اسکی بیہودہ اور مخرب اسلام کتاب کی تعریف کی اور اسکی بیباکی کو بڑھایا - اور اس نے ایک اور کتاب لکھنے کا ارادہ کیا مگر اسکی شوخیوں نے اسکا پیالہ لبریز کر دیا تھا آخر خدا تعالےٰ کے قہر اور غضب کی بجلی اسپر گری اور طاعون کے جیسا کہ رسالہ دافع البلاء میں پیشگوئی مذکور کے اندراج کا مفہوم تھا اسے پکڑ لیا اور ایک ہی ہفتہ کے اندر اسکو تباہ و برباد کر دیا اور اسطرح خدا کی باتیں پوری ہوئیں جو قبل از وقت شائع ہو چکی تھیں چراغدین کا گھر برباد ہو گیا اسکے دو بیٹے اسکے سامنے ہلاک ہوئے اور پھر وہ خود مبتلا ہوا اور خدا تعالےٰ کا شکوہ کرتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہوا -

یہہ کیسا عبرت کا مقام ہے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ - وہ شخص جو مدعی رسالت تھا جو مسیح کا رسول بنا اور اور جسنے حقیقی مسیح موعود کو دجّال ٹھیرایا اور اسکے ہلاک کرنے کی رسالت کا مدعی ٹھیرا وہ خود ہی ہلاک ہوتا ہے اور اسطرح پر ہلاک ہوتا ہے جسطرح خدا کے مامور نے قبل از وقت کہا تھا - کیا یہ خدا کا نشان نہیں ؟ سوچو اور غور کرو -

اس لحاظ سے کہ ہماری جماعت کا ایمان بڑھے اور دوسرے سعادتمندوں کو فائدہ پہونچے - میں ذیل میں اصل پیشگوئی درج کرتا ہوں آپ اسی بار بار پڑھیں اور غور کریں -

دیکھو دافع البلاء (صفحہ ۹ الغایت ۲۴) خصوصاً عبارت ذیل :-

"چراغ دین کی نسبت میں یہ مضمون لکھہ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھکو خدائے عزّوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا -

" نزل بہ جبیز "

یعنی اسپر جبیز نازل ہوا - اور اسی کو اس نے الہام یا رؤیا سمجھہ لیا - جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو - اور مشکل سے حلق میں سے اُترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جسکی طبیعت میں کمینگی اور فرمائگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ لفظ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں "

" رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغ الدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا - اِنِّی اُذِیبُ مَن یُرِیبُ میں فنا کر دونگا میں غارت کر دونگا میں غضب نازل کرونگا اگر اسنے شک کیا اور اسپر ایمان نہ لایا - اور رسالت اور مامور ہونیکے دعوے سے توبہ نہ کی "

ہمارے مخالف ذرا سوچکر بتائیں کہ کیا یہ نشان بھی پورا نہیں ہوا ؟ مگر وہ اسکی بھی تکذیب کریں گے جیسا کہ ان کی عادت بنائی ہے تو وہ یاد رکھیں کہ اب خدا تعالیٰ انہیں نشان